بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہنامہ

اخبارِ احمدیہ

مغربی جرمنی

اگست ۱۹۸۹ء

نگران : عطاء اللہ کلیم
ایڈیٹر : مغفور احمد
کتابت : وسیم احمد

جو کچھ ترا جی چاہے وہی مان مگر دیکھ
اعمال سے غفلت نہ برت ان کا ثمر دیکھ

یہ جانچ کہ تُو کتنا قریب اس کے گیا ہے
اللہ سے مانگ اور دعاؤں کا اثر دیکھ

چلتا ہی چلا جا کہ بہت دُور ہے منزل
دشواریٔ رہ دیکھ نہ اندازِ سفر دیکھ

ہر چیز کو دے داد کی سوغات بہر نوع
ہر کام کی بنیاد میں تکمیلِ ہُنر دیکھ

راضی برضا رہ کہ یہ ہے حُسنِ قناعت
حاجت تِری غیروں کو نہ آجائے نظر دیکھ

اپنوں کی نظر حُسنِ نظر کا ہے نمونہ
گر دیکھ سکے تو کبھی غیروں کی نظر دیکھ

راحت طلبی سے تو کوئی کام نہ نکلا
تھوڑی سی مشقّت کا بھی اب تجربہ کر دیکھ

احسان فراموش پہ احسان کئے جا
دیتا ہے جو ہر حال میں سایہ وہ شجر دیکھ

سیکھا ہے تو سیکھا ہے نسیمؔ اوروں سے تُو نے
تُجھ میں کوئی خوبی نہیں، اوروں کا ہُنر دیکھ

نسیمؔ سیفی

قسط نمبر (۱)

حیاۃ طیّبہ

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

نوٹ :- "حیاۃ طیبہ" ، محترم شیخ عبدالقادر صاحب رضی (سابق سوداگرمل) مربی جماعت احمدیہ کی تصنیف ہے ۔ بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ، مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ السلام کے حالات و سوانح پر یہ ایک مبسوط تالیف ہے ۔ اس تالیف کا خلاصہ قسط وار احباب جماعت کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے تاکہ ہم اندازہ کرسکیں کہ جس شخص کے سپرد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے ماتحت اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا عظیم الشّان کام کیا گیا ہے وہ کس درجہ اور کس معرفت کا انسان ہے ۔

مکرم شیخ عبدالہادی صاحب ، سابق کنسلٹنٹ انجنیئر الجزائر

حضرت اقدس کا خاندان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مشہور قوم برلاس سے تعلق رکھتے تھے ۔ اس قوم کے مورثِ اعلیٰ قراچار نامی نے جو چھٹی صدی ہجری (بارھویں صدی عیسوی) میں گزرے ہیں ، اسلام قبول کیا تھا ۔ قراچار نے جو چغتائی کے وزیر اور ایک مشہور سپہ سالار تھے اپنی قوم کو سمرقند کے جنوب میں تقریباً ۲۰ میل کے فاصلہ پر شہر کش کے گرد و نواح میں آباد کیا تھا ۔ اس کے پوتے برقال کے ہاں دو بیٹے ہوئے ایک کا نام طراغ اور دوسرے کا نام حاجی برلاس تھا ۔ مشہور ایرانی بادشاہ تیمور صاحبقران (حکومت مغلیہ کے بانی ظہیرالدین بابر کے مورثِ اعلیٰ) اسی طراغ کا بیٹا تھا ۔ کش کی حکومت حاجی برلاس کے حصہ میں تھی ۔

مرزا ہادی بیگ صاحب (مورثِ اعلیٰ حضرت اقدس ؑ)

جب حاجی برلاس کے بھتیجے تیمور نے زور پکڑا تو حاجی برلاس کش کی حکومت سے نکلنے پر مجبور ہو گئے اور انہوں نے خراسان میں پناہ لی اور وہیں فوت ہو گئے ۔ تیمور نے بعد بعدازاں خراسان کا علاقہ فتح کرکے اپنے چچا حاجی برلاس کی اولاد کو جاگیر میں دے دیا ۔ اس لیئے حاجی صاحب کا خاندان خراسان ہی میں رہائش پذیر ہو گیا ۔ اسی خاندان کے ایک بزرگ مرزا ہادی بیگ صاحب جو اپنے علم و فضل ، تفقّہ فی الدین اور امور مملکت کی سرانجام دہی میں مشہور تھے نہ معلوم کن وجوہ کی بناء پر اپنے وطن عزیز (سمرقند علاقہ خراسان) کو خیرباد کہہ کر ۱۵۳۰ء میں عازم ہند ہوئے ۔ تقریباً انہی دنوں میں بابر بادشاہ (چغتائی سلطنت کا مورثِ اعلیٰ) ہندوستان پہنچا تھا ۔ مرزا ہادی بیگ صاحب قریباً دو صد خدام اور اہل و عیال کے ساتھ ایک معزز رئیس کی حیثیت سے ہندوستان میں داخل ہوئے کیونکہ بابر بادشاہ کے خاندان کے ساتھ ان کا خاص تعلق تھا ۔ چنانچہ بہت سے دیہات بطور جاگیر ان کو ملے ۔

مرزا ہادی بیگ صاحب بمعہ خدام اور اہل و عیال مشرقی پنجاب ہندوستان کے ایک بے آباد علاقہ میں (لاہور کے شمال مشرق میں ۷۰ میل کے فاصلہ پر) فروکش ہو گئے ۔ جس کو انہوں نے آباد کرکے اس کا نام اسلام پور رکھا ۔ جو بعد میں اسلام پور قاضی ماجھی کے نام سے مشہور ہوا اور رفتہ رفتہ اسلام پور کا لفظ لوگوں کو

بھول گیا اور قاضی ماجھی کی جگہ قاضی رہا اور پھر آخر قادی بنا اور اس سے بگڑ کر قادیان بن گیا۔

میرزا گل محمد صاحب (پردادا حضرت اقدسؑ)

مرزا ہادی بیگ صاحب کی وفات کے بعد ان کے خاندان کی عظمت و جلال میں اضافہ ہوتا گیا یہاں تک کہ ان کی نویں پشت میں مرزا فیض محمد صاحب کے عہد اقتدار میں اس خاندان کے سلطنت مغلیہ کے ساتھ اور گہرے تعلقات قائم ہو گئے چنانچہ ۱۷۱۶ء میں شاہنشاہ فرخ میر نے مرزا فیض محمد صاحب کو ہفت ہزاری کا عہدہ عطا کر کے "عضد الدولہ" کا خطاب دیا۔ مرزا فیض محمد صاحب کے بیٹے مرزا گل محمد صاحب (پردادا حضرت اقدسؑ) بھی سکھوں کے ابتدائی زمانہ میں ایک مشہور رئیس تھے جن کے پاس اس وقت ۸۵ گاؤں تھے، مگر بہت سے گاؤں سکھوں کے متواتر حملوں کی وجہ سے ان کے قبضہ سے نکل گئے، تاہم ان کی مہمان نوازی، فیاضی اور خدمت دین کا یہ عالم تھا کہ ہمیشہ قریباً پانسو آدمی ان کے دستر خوان پر روٹی کھاتے تھے اور ایک سو کے قریب علماء اور صلحاء اور حافظ قرآن شریف ان کے پاس رہتے تھے جن کے کافی وظیفے مقرر تھے اور ان کے دربار میں اکثر قال اللہ اور قال الرسول کا ذکر بہت ہوتا تھا، آپ خود اپنی دیانت اور تقویٰ اور مردانہ ہمت اور اولوالعزمی اور حمایت دین اور ہمدردی مسلمانوں کی صفت میں نہایت مشہور تھے۔ آپ کا انتقال غالباً ۱۸۰۰ء میں ہوا۔

مرزا عطا محمد صاحب (دادا حضرت اقدسؑ)

مرزا گل محمد صاحب کی وفات کے بعد ان کے بیٹے مرزا عطا محمد صاحب ان کے گدی نشین ہوئے۔ ان کے وقت میں سکھوں نے قادیان پر قبضہ کر لیا اور مرزا عطا محمد صاحب کو بمعہ اہل و عیال قادیان سے نکل جانے کا حکم دیا اور مرزا صاحب موصوف پنجاب کی ریاست کپورتھلہ میں بمقام بیگووال پناہ گزین ہونے پر مجبور ہوئے۔ یہ ۱۸۰۲ء یا ۱۸۰۳ء کا واقعہ ہے۔ مرزا عطا محمد صاحب اسی جلا وطنی کے زمانہ میں ۱۸۱۴ء میں کپورتھلہ میں ہی وفات پا گئے۔ آپ کے فرزند مرزا غلام مرتضیٰ صاحب آپ کا جنازہ راتوں رات قادیان لائے اور سکھوں کی مزاحمت کے باوجود اسے بڑی دلیری سے اپنے خاندانی قبرستان میں دفن کیا۔

حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب (والد ماجد حضرت اقدسؑ)

مرزا عطا محمد صاحب کی وفات کے بعد تقریباً بیس برس تک یہ خاندان بظاہر بالکل بے سہارا رہ گیا، اب چونکہ حضرت اقدسؑ کی ولادت کا وقت قریب آ رہا تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے قادیان کی واپسی کا غیب سے سامان پیدا کر دیا اور وہ اس طرح کہ ۱۸۳۴ء یا ۱۸۳۵ء میں مہاراجہ رنجیت سنگھ نے آپ کے والد ماجد حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کو قادیان کی ریاست کے پانچ گاؤں واپس کر دیئے جو سکھوں کی عملداری تک یعنی متواتر چودہ سال آپ کے قبضہ میں رہے مگر جب ۲۹ مارچ ۱۸۴۹ء کو پنجاب کا علاقہ انگریزی عملداری میں شامل کر لیا گیا تو بعض باغی سرداروں کی جاگیروں کے ساتھ قادیان کی جاگیر بھی چھین لی گئی۔ اور اشک شوئی کے طور پر سات سو روپیہ کی ایک معمولی سی پنشن اس خاندان کے لئے مقرر کر دی گئی۔ جب پنجاب پر انگریز کا تسلط قائم ہو گیا تو آپ نے اپنے قدیم اصول کے ماتحت اس نئی حکومت کے ساتھ بھی تعاون کیا۔

حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کی شادی ایمہ ضلع ہوشیارپور کے ایک معزز مغل خاندان میں ہوئی تھی۔ حضرت اقدس کی والدہ محترمہ کا نام چراغ بی بی تھا۔ آپ کی والدہ ماجدہ میں سیر چشمی مہمان نوازی اور غرباء پروری کی صفات کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھیں۔ حضرت چراغ بی بی صاحبہ کے بطن سے پانچ بچے پیدا ہوئے (۱) مراد بی بی (۲) مرزا غلام قادر صاحب (۳) ایک لڑکا جو جلد ہی فوت ہو گیا۔ (۴) جنت بی بی، وہ لڑکی جو حضرت اقدسؑ کے ساتھ توأم پیدا ہوئی اور جلد ہی فوت بھی ہو گئی (۵) حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام جن کے وجود سے اب دنیا کی تقدیریں وابستہ ہیں۔

حضرت اقدسؑ کی پیدائش

آپ کی تاریخ پیدائش کی کوئی مستند دستاویز ایسی نہیں ملتی جس کی بناء پر تاریخ ولادت کی صحیح تعیین کی جا سکے البتہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے آپ کی بعض تحریرات اور روایات کی بناء پر یہ اندازہ لگایا تھا کہ آپ ۱۳؍ فروری ۱۸۳۵ء مطابق ۱۴؍ شوال ۱۲۵۰ ہجری بروز جمعہ بوقت نماز فجر پیدا ہوئے۔ یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ آپ کی پیدائش کے ساتھ ہی آپ کے خاندان پر جو غریب الوطنی اور تنگ دستی کا دور تھا وہ قادیان کے واپس مل جانے کی وجہ سے ختم ہو گیا تھا۔

اوپر ذکر کیا جا چکا ہے کہ آپ توأم پیدا ہوئے تھے، اس میں ایک حکمت یہ بھی تھی کہ اس سے وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو بعض اسلامی نوشتوں میں کی گئی تھی کہ مہدی موعود توأم پیدا ہوگا۔ (فصوص الحکم یحیی الدین ابن عربیؒ)۔ آپ کی پیدائش سے چند برس پیشتر تیرہویں صدی کے مجدد حضرت سید احمد بریلویؒ اور حضرت اسمٰعیل شہیدؒ بالاکوٹ ضلع ہزارہ میں جام شہادت نوش فرما چکے تھے اور انگریزی حکومت کے اقتدار کی وجہ سے عیسائیت کا سیلاب پنجاب کو چھوڑ کر باقی سارے ہندوستان کو اپنی لپیٹ میں لے چکا تھا، اب پنجاب کی باری تھی۔ پنجاب میں سب سے پہلے عیسائیوں نے ٹھیک ۱۸۳۵ء میں یعنی حضرت اقدسؑ کی پیدائش کے سال ہی لدھیانہ میں اپنا پہلا تبلیغی مشن قائم کیا۔ پس یہ کیا ہی عجیب خدائی تصرف ہے کہ ادھر صلیبی مذہب نے پنجاب میں اپنا تبلیغی نظام قائم کیا اور ادھر خدا تعالیٰ نے اس اٹھتے ہوئے فتنہ کا سر کچلنے کے لئے "کاسر صلیب" کو قریب ہی کے ایک ضلع میں پیدا کر دیا اور پھر جب وہ "کاسر صلیب" بیعت لینے کیلئے مامور ہوا تو اس نے بیعت اُولیٰ کے لئے لدھیانہ کے مقام ہی کو چنا۔

حضرت اقدس کا بچپن اور آپکی پسندیدہ کھیلیں

حضرت احمد قادیانیؑ کا بچپن نہایت ہی پاکیزہ اور درخشندہ تھا۔ فضول کھیل کود اور شوخی و شرارت میں دوسرے بچوں کا ساتھ نہ دیتے تھے۔ آپ کو ایک دفعہ اپنے عہد طفولیت میں سنت انبیاء کے مطابق کچھ وقت بکریاں چرانے کا بھی موقعہ ملا۔ (سیرت المہدی حصہ اول) آپ کی پاکیزہ فطرت اور عمدہ خصائل اہل بصیرت کے لئے زبردست کشش کا باعث تھے۔ ایک احمدی ٹیچر میاں محمد حسین صاحب سکنہ بلوچستان سے روایت ہے۔ "مجھے مولوی برہان الدین صاحبؓ نے بتایا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مولوی غلام رسول صاحب مہاراں سنگھ کے پاس گئے اور اس وقت حضور ابھی بچہ ہی تھے۔ اس مجلس میں کچھ باتیں ہو رہی تھیں۔ باتوں باتوں میں مولوی غلام رسول صاحب نے جو کہ ولی اللہ و صاحب کرامات تھے فرمایا کہ "اگر اس زمانہ میں کوئی نبی ہوتا تو یہ لڑکا نبوت کے قابل ہے"۔

حضرت اقدس کی پسندیدہ کھیلیں تیراکی اور گھوڑسواری تھیں مناسب حد تک ورزش کا بھی شوق تھا مگر آپ کی زیادہ ورزش پیدل چلنا تھا جو آخر عمر تک قائم رہی۔ آپ کئی کئی میل تک سیر کیلئے جایا کرتے تھے اور خوب تیز چلا کرتے تھے

ڈاکٹر عبدالسلام کیلئے سر کا خطاب

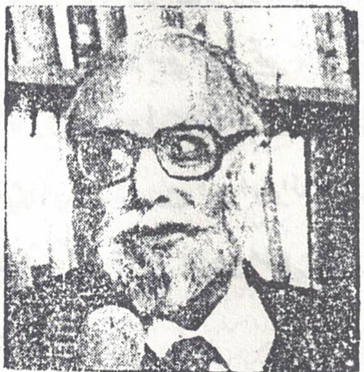

لندن (نمائندہ جنگ) نوبل انعام یافتہ ممتاز پاکستانی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام کو جو امپیریل کالج لندن میں تھیوریٹیکل فزکس کے پروفیسر بھی ہیں ان کی اعلیٰ سائنسی و ماحولیاتی خدمات پر سر کا خطاب دیا جا رہا ہے۔ ڈاکٹر پروفیسر عبدالسلام اٹلی کے مقام ٹریسٹ میں قائم انٹرنیشنل سنٹر برائے تھیوریٹیکل فزکس کے روح رواں ہیں انہیں یہ اعزازی نائٹ ہڈ برطانوی وزارت انوائرنمنٹ کی سفارش پر دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر پروفیسر عبدالسلام آج کل اٹلی میں ہیں وہ جمعرات کی شام کو لندن پہنچیں گے ابھی اس تقریب و وقت کا تعین نہیں کیا گیا جب ملکہ الزبتھ ثانی بکنگھم پیلس میں ڈاکٹر عبدالسلام کو سر کا خطاب دیں گی چونکہ ڈاکٹر سلام پاکستانی شہری ہیں جو فی الحال دولت مشترکہ میں نہیں ہے اس لئے وہ سر کے خطاب کو استعمال نہیں کر سکیں گے لیکن جب پاکستان دولت مشترکہ کا باضابطہ طور پر رکن ہو جائے گا تو پھر وہ یہ خطاب استعمال کر سکیں گے یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ملکہ الزبتھ نے اسی طرح کا اعزازی نائٹ ہڈ امریکہ کے سابق صدر رونالڈ ریگن، سابق وزیر دفاع مسٹر کاسپر وائن برگر اور قحط زدہ افراد کیلئے کروڑوں پونڈ جمع کرنے والے آئرلینڈ کے گلوکار باب گلڈوف کو بھی دیا تھا۔ پروفیسر ڈاکٹر سلام صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کے دور حکومت میں سائنس کے صدارتی مشیر تھے اٹلی میں قائم مرکز تیسری دنیا کے ترقی پذیر ممالک کی ترقی و خوشحالی کیلئے گراں قدر خدمت انجام دے رہا ہے۔

روزنامہ جنگ لاہور
10 اگست 1989ء

پروگرام

سالانہ یورپین اجتماع مجلس اطفال الاحمدیہ

۱۵، ۱۶، ۱۷ ستمبر ۱۹۸۹ء بمقام ناصر باغ، گروس گیراؤ

جمعہ ۱۵ ستمبر

۹.۰۰ تا ۱۱.۰۰ اطفال رجسٹریشن کروائیں گے۔

۱۱.۰۰ تا ۱۱.۳۰ معائنہ مقام اجتماع، اطفال الاحمدیہ

۱۱.۳۰ تا ۱۳.۰۰ کھانا و تیاری نماز جمعہ و نماز عصر

۱۳.۰۰ تا ۱۴.۳۰ نماز جمعہ و نماز عصر

۱۵.۱۵ تا ۱۶.۴۵ اطفال خدام کے افتتاحی اجلاس میں شرکت کرینگے

۱۷.۰۰ تا ۱۷.۴۵ افتتاح مکرم و محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

۱۷.۴۵ تا ۱۹.۴۵ علمی مقابلہ جات: مقابلہ تلاوت، نظم، اذان

۱۹.۴۵ تا ۹.۰۰ کھانا و تیاری نماز مغرب و عشاء۔

ہفتہ ۱۶ ستمبر

۹.۳۰ تا ۱۲.۳۰ علمی مقابلہ جات۔ تقریری مقابلہ اردو، جرمن/انگلش
عام دینی معلومات (زبانی)

۱۴.۰۰ تا ۱۹.۰۰ ورزشی مقابلہ جات (دوڑ سو میٹر، ۵۰ میٹر
تین ٹانگ دوڑ، فٹ بال، رسہ کشی)

اتوار ۱۷ ستمبر

۹.۳۰ تا ۱۱.۰۰ فائنل ورزشی مقابلہ جات

۱۱.۰۰ تا ۱۲.۱۵ خدام کے پروگرام میں شرکت کریں گے

۱۲.۱۵ تا ۱۳.۰۵ تقریب انعامات (اطفال)

• خدام کے اختتامی اجلاس میں شرکت کریں گے۔

قواعد برائے علمی مقابلہ جات

۱۔ تلاوت کے لیئے کوئی تین آیات زبانی۔

۲۔ نظم کے لیئے درثمین، کلام محمود، دُرِّ عدن، کلام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ، کے دو اشعار زبانی پڑھنے ہوں گے۔ دہرانے کی اجازت نہیں۔

۳۔ تقریر کا وقت دو منٹ ہوگا۔ زبانی تقریر کرنے والے کو ترجیح دی جائے گی۔

۴۔ اذان کیلئے اللہ اکبر، اللہ اکبر، اشھد ان لا الٰہ الا اللہ، اشھد ان محمد رسول اللہ۔ ایک ایک بار کہنا ہے۔

ہدایات برائے اطفال

۱۔ اجتماع کے موقعہ پر ہر طفل ٹوپی لے کر آئے۔ ہر طفل کے پاس رومال ہو۔ رومال وہاں سے دستیاب ہوگا۔

۲۔ نظم و ضبط کا خیال رکھیں۔

۳۔ صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ جو بھی چیز پڑی نظر آئے، اُسے اٹھا کر مخصوص جگہ پر ڈال دیں۔

۴۔ منتظمین کے ساتھ تعاون کریں۔

۵۔ مقام اجتماع میں کاروائی کے دوران کوئی طفل باہر نہ پھرے،

۶۔ عناوین تقریری مقابلہ: (i) میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا (ii) سیرت آنحضرت صلعم کا ایک پہلو (iii) والدین کی اطاعت (iv) خلیفہ وقت کے ساتھ محبت

کوئی ہے!

جو اس سے عبرت حاصل کرے؟

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک جنگ کے لئے روانہ کیا۔ اس جنگ میں میں نے ایک کافر کو پکڑ لیا اور جب اسے قتل کرنے لگا تو اس نے اپنی زبان سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا اقرار کر لیا میں نے اسے قتل کر دیا لیکن یہ بات میرے دل میں کھٹکنے لگی کہ باوجود کلمہ طیبہ پڑھنے کے میں نے اسے قتل کر دیا ہے۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس بات کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی حیرت سے پوچھا کہ کیا تم نے اس کے لا الہ الا اللہ پڑھنے کے بعد اسے قتل کیا ہے؟ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا، یا رسول اللہ! وہ تو تلوار سے ڈر کر منافقت سے) کلمہ پڑھ رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے اس کا دِل چیر کر دیکھ لیا تھا کہ وہ کلمہ طیبہ دل سے پڑھ رہا ہے یا تلوار کے ڈر سے۔

حضورؐ نے یہ فقرہ کئی بار دہرایا۔ یہاں تک کہ (حضرت اسامہ کہتے ہیں) کہ میں نے یہ تمنا کی کہ کاش میں آج ہی مسلمان ہوا ہوتا اور یہ واقعہ میری زندگی میں نہ ہوتا"۔

ایک دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے کچھ اصحاب حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کے گھر میں تشریف رکھتے تھے، باتوں باتوں میں کسی نے کہا کہ مالک بن دخیشن کہاں ہے؟ اس مجلس میں موجود احباب میں سے کسی نے کہا کہ وہ تو منافق ہے اور اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہیں رکھتا اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا مت کہو کیا تمہیں علم نہیں کہ اس نے خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا اقرار کیا ہے۔ اس پر اس شخص نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ لیکن اس کے چہرے سے منافقت نظر آتی ہے اور اس کی خیر خواہی اور ہمدردی بھی منافقین کے ساتھ ہے اس پر آپؐ نے فرمایا: یقیناً خدا تعالیٰ نے ایسے شخص پر آگ حرام کر دی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا اقرار کرتا ہے"۔

(بخاری کتاب الصلاۃ باب المساجد فی البیوت جلد اول صفحہ 59)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک شخص (محلم بن جثامہ) مشرکین کے خلاف ایک جنگ میں شریک ہوئے۔ اس جنگ میں مشرکین کو شکست ہوئی۔ اسی جنگ کا واقعہ ہے کہ مسلمانوں میں اسی شخص (محلم بن جثامہ) نے ایک مشرک کو اس حالت میں گھیر لیا کہ وہ خائف اور شکست خوردہ تھا۔ جب اس نے مشرک پر وار کرنے کے لئے تلوار اٹھائی تو مشرک نے بلند آواز سے لا الہ الا اللہ پڑھا لیکن اس نے یہ سمجھتے ہوئے کہ مشرک خائف ہو کر منافقت سے کلمہ پڑھ رہا ہے اس کا سر قلم کر دیا۔ بعد ازاں اس کے دل میں اس قتل کے بارہ میں خلش پیدا ہوئی۔ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس واقعہ کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو نے اس کا دِل چیر کر دیکھ لیا تھا کہ وہ کلمہ طیبہ منافقت سے پڑھ رہا ہے؟ کچھ عرصہ بعد وہ (قاتل) فوت ہو گیا۔ جب اسے دفن کیا گیا تو زمین نے اسے باہر اگل دیا

اس پر اس (قاتل) کے ورثاء نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے دوبارہ دفن کردو لیکن جب اسے دوبارہ دفن کیا گیا تو پھر زمین نے اسے باہر پھینک دیا اور ایسا تین دفعہ ہوا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین نے اس شخص کو قبول کرنے سے انکار کردیا ہے اس لیئے اسے کسی غار میں پھینک دو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمین اس سے بھی برے شخص کو قبول کرلیتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس شخص کو عبرت کا نشان بنانا چاہتا ہے تاکہ آئندہ کوئی شخص ایسے آدمی کو قتل کرنے کی جرأت نہ کر سکے جو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا اقرار کرتا ہے یا اپنی زبان سے مسلمان ہونے کا اعلان کرتا ہے"۔ (الخصائص الکبریٰ جلد ۲ صہ ۷۷، ۷۸، باب معجزتہٗ فیمن مات ولم تقبلہ الارض)

تین سوال

حضرت سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ اور فیصلہ کن ارشادات لکھنے کے بعد ہم قارئین سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ فیصلہ کریں کہ

اوّل :

کیا کسی کلمہ گو پر کلمہ طیبہ منافقت سے پڑھنے کا الزام دیا جاسکتا ہے ؟

دوم :

کیا ان پاک فرمودات کی موجودگی میں کلمہ گو احباب پر کفر کا فتویٰ لگا کر عوام الناس کو ان کے قتل پر اکسانے کا کوئی جواز موجود ہے ؟

سوم :

کیا کسی کلمہ گو کو کلمہ طیبہ پڑھنے سے روکنا، کلمہ طیبہ پڑھنے کے نتیجہ میں اسے قید و بند کی صعوبتوں میں مبتلا کرنا اور اس کا خون تک بہا دینا درست ہے۔ اور کیا ایسا کرنے والوں کیلئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا عبرتناک واقعہ کہ کلمہ گو کے قاتل کو زمین نے بھی قبول کرنے سے انکار کردیا، موجب عبرت نہیں ؟

آقا نے مرے اک خوشخبری آج ان لفظوں میں سنائی ہے
ہم آن ملیں گے متوالو بس دیر ہے کل یا پرسوں کی

آواز میرے آقا کی جب ان کانوں میں رس گھولے گی
آنکھیں برکھا برسائیں گی بن آئے گی پیار کے ترسوں کی

رونق افروز وہ جب ہوں گے ہر شام عرفان کی مجلس میں
بھر بھر کر جام لنڈھائیں گے اور پیاس بجھے گی برسوں کی

اک نور کی چادر تان کے جب وہ شمعِ محفل آئیں گے
پروانوں کی بھی بن آئے گی، نکلے گی تمنا برسوں کی

مرے من مندر کی بگیا میں جب پیار کی کلیاں چٹکیں گی
پھر اور بہاریں آئیں گی پھولیں گی فصلیں سرسوں کی

برسوں کے پیاسے راہی جب اس گھاٹ سے پینے آئیں گے
جس گھاٹ پہ ہر سو پہنچی ہیں دھاریں قرآں درسوں کی

یہ بھولے بھالے غلام اپنے آقا سے یہ کہنا چاہتے ہیں
اک اک پل ہم پر بھاری ہے تم بات کرو ہو عرصوں کی

اے جانِ تمنا آ بھی آجا اب اور نہ ہم کو ـــــ تڑپانا
ہم ہار گئے اور مار گئی ہم کو یہ جدائی برسوں کی

اصغری نور الحق ۔ کراچی

مجلس عرفان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مورخہ ۱۵۔ مارچ ۱۹۸۷

(مرتبہ محترمہ ثریا غازی صاحبہ لنڈن)

(ادارہ اپنی ذمہ داری پہ ہدیہ قارئین کر رہا ہے)

سوال۔ احمدیہ جماعت کو غیر مسلم قرار دینے کے بعد ان کی اذان روک دی گئی۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کسی غیر مسلم کو اذان دینے سے روکا گیا۔ اگر نہیں تو موجودہ زمانے کے مسلمانوں کے پاس اذان بند کرنے کا کیا جواز ہے۔

جواب۔ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں حضور ایک غزوہ کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔ راستے میں ایک مشرک لڑکا ساتھ ہو لیا۔ اسے اذان بہت پسند آئی۔ اور اسنے صحابہ سے اذان سیکھ کر اذان دی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی اذان سن کر بہت خوش ہوئے۔ یہ واقعہ جماعت نے ,,حرف ناصحانہ،، نامی کتابچہ میں لکھ کر آرڈیننس بننے کے بعد تقسیم کیا۔ تا قوم کو حقیقت حال سے آگاہ کیا جائے۔ بعد میں یہ کتابچہ ضبط کر لیا گیا اور کتابچہ ضبط کرنے سے پہلے اسے تقسیم کرنے والوں پہ مقدمات قائم کئے گئے۔ اور ان میں سے بعض ابھی تک مقدمات بھگت رہے ہیں۔ لہٰذا پہلی بات تو یہ ہے کہ مشرک سے اذان دلوانا حضور اکرم سے ثابت ہے اور آپنے اس پر پسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم اتنی وسیع اور عظیم الشان ہے کہ اس میں کسی تنگ نظری کی گنجائش نہیں۔ قرآن کریم تو یہود و نصاریٰ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے تعالوا الیٰ کلمۃ سواء بیننا و بینکم کہ ہم میں اور تم میں توحید کا کلمہ مشترک ہے آؤ اسپر ہی اکٹھے ہو جائیں جس مذہب کا غیر مذاہب کے ساتھ یہ سلوک ہو اس کی طرف منسوب ہو کر ,,اسلام،، سے ہی روکنا انتہائی ظلم ہے۔ اگر اذان دینا غیر اسلامی ہوتا تو کچھ حد تک اذان سے روکنے کا جواز سمجھ میں آجاتا کہ غیر اسلامی حرکتوں سے روکا جا رہا ہے۔ اگر نماز پڑھنا غیر اسلامی فعل ہے تو تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ ایک غیر اسلامی حرکت کو برداشت نہیں کر سکتے اس لئے روک رہے ہیں۔ اگر کلمہ پڑھنا اور السلام علیکم کہنا غیر اسلامی ہو تو ان کا اشتعال میں آنا سمجھ میں آسکتا ہے لیکن اسلامی شعائر کے ادا کرنے سے مشتعل ہونا سمجھ میں آنے والی بات نہیں۔ یہ ہمیں ہماری اپنی مساجد میں عبادت سے بھی روک رہے ہیں جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران کے عیسائیوں کو مسجد نبوی میں یہ فرماتے ہوئے عبادت کی اجازت دی کہ یہ بھی خدا کی عبادت کی جگہ ہے تم نے بھی خدا ہی کی عبادت کرنی ہے لہٰذا یہیں کر لو۔ چنانچہ انہوں نے مسجد نبوی میں عبادت کی۔

فرمایا! حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ تو یہ ہو کہ آپ ایک غیر مسلم کو مسجد نبوی جیسی پاکیزہ اور مقدس مسجد میں عبادت کی اجازت مرحمت فرماتے ہیں اور آج آپکی طرف منسوب ہونے والی امت۔ اسلامی طریقہ عبادت دیکھ کر انگیخت ہو جاتی ہے اور کہتی ہے کہ جنہیں ہم غیر مسلم سمجھتے ہیں انہیں اسلامی طریقہ سے عبادت کرتے دیکھ کر ہمیں آگ لگ جاتی ہے اور ہم برداشت نہیں کر سکتے۔

فرمایا! کیا دنیا کا کوئی ایسا دستور ہے۔ کوئی ایسا پیمانہ ہے جس کے مطابق ان کا یہ فعل درست ثابت کیا جا سکے۔

حضور نے مزید فرمایا کہ ان کے علما تو شروع سے ہی ہمیں غیر مسلم کہتے آئے ہیں۔ آخر انہیں حکومت کی اسمبلی سے کہلوانے کی کیوں ضرورت پیش آئی۔ جن میں سے اکثر کو یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ اسلام کیا ہے جن کا دین سے دور کا بھی تعلق نہیں تھا۔ حقیقت میں یہ ایک سیاسی سازش تھی۔ کیونکہ اگر یہ معاملہ دینی ہوتا تو علما کا ہی کہنا کافی تھا۔ اب ان کو جو قوانین بنا کر مسلمانوں اور احمدیوں کے درمیان دیوار کھڑی کرنے کی مجبوری پیش آئی وہ اس لئے تھی کہ مسلمان ڈر جائیں اور احمدی ہونے سے باز آجائیں۔ مارشل لاء کے ابتدائی زمانہ میں جنرل چشتی نے آزاد کشمیر میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا تھا کہ امت مسلمہ نے جماعت احمدیہ کی ترقی روکنے کے لئے سارے ذرائع استعمال کر لئے ہیں لیکن نتیجہ یہ نکلا ہے کہ ۱۹۷۴ (جب سے یہ قانون پاس ہوا ہے) سے لیکر اب تک انکی جماعت کی ترقی میں ۱۰ فیصد اضافہ بذریعہ تبلیغ ہوا ہے۔ اس شکست کے نتیجہ میں انہوں نے زیادہ سختی کرنے کے منصوبے بنائے اور یہ کہا کہ یہی کافی نہیں کہ ہم انہیں غیر مسلم سمجھتے ہیں۔ بلکہ سوال یہ ہے کہ جنہیں ہم غیر مسلم سمجھتے ہیں وہ غیر مسلم بن کر دکھائیں۔ تب ہم انہیں چھوڑیں گے۔ اسکی مثال بالکل ایسی ہے کہ انسان کسی کو کتا کہہ دے اور ساتھ ہی یہ کوشش کرے کو جسے ہم نے کتا کہا ہے وہ کتوں والی حرکتیں کرے۔ تب ہم اسے معاف کریں گے۔ جماعت احمدیہ کے ساتھ بھی کچھ اسی قسم کا سلوک ہو رہا ہے۔ اگر وہ ہمیں صرف غیر مسلم سمجھتے رہیں تو ہمیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کیونکہ ہم نے تو جان نہ مولوی کو دینی ہے نہ حکومت پاکستان

کو۔ جب ہم نے خدا تعالیٰ کو جان دینی ہے تو وہ بہتر جانتا ہے کہ ہم کون ہیں۔ لیکن یہ لوگ اب یہ کہتے ہیں کہ چونکہ ہم آپکو غیر مسلم سمجھتے ہیں اس لئے تم غیر مسلم بنکر دکھاو۔ تم ہرگز یہ نہیں مان سکتے کہ خدا ایک ہے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے سچے نبی ہیں۔ جب تم یہ کہتے ہو کہ اللہ ایک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سچے رسول ہیں تو ہمارے تن بدن میں آگ لگ جاتی ہے ہم سے برداشت نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہم تمہیں ماریں گے۔ قید میں ڈالیں گے۔ ذلیل کریں گے۔ اگر تم کلمہ کا انکار کرو گے اور یہ اعلان کرو گے کہ خدا ایک نہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ جھوٹے نبی ہیں۔ تو پھر ہمیں چین پڑیگا۔ تب ہم کہیں گے کہ اب ٹھیک ہے تم اب غیر مسلم بنے ہو۔ پھر کہینگے کہ اب تو مان گئے ہو کہ مرتد ہو گئے ہو اب اسکی سزا قتل ہے۔ یہ سب شرارت اور فتنہ ہے۔ یہ لامذہب تحریک ہے کسی مذہب کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی آئے ہیں کسی ایک نبی کی سنت سے بھی یہ ثابت نہیں کیا جاسکتا۔ کہ کسی نے دوسرے کو پہلے کچھ قرار دیدیا ہو اور پھر اسے بزور منوا کر چھوڑا ہو۔ عام دنیا کا دستور ہے کہ جس سے محبت ہو اسکی تعریف سے خوشی ہوتی ہے۔ غالب کہتا ہے

؎ سب رقیبوں سے ہیں ناخوش۔ پر زنان مصر سے
ہے زلیخا خوش کہ محو ماہ کنعاں ہو گئیں

حضرت اقدس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کا اعلان ان کو آگ لگا دیتا ہے۔ کہتے ہیں کہ تکلیف دہ چیز یہ ہے کہ احمدی ایسے پلید لوگ ہیں کہ جب یہ کلمہ پڑھتے ہیں تو ہمیں غصہ آتا ہے اگر کسی گندی جگہ پر خدا کا نام لکھ دیا جائے تو کیا غصہ نہیں آئیگا! اگر یہ بات واقعی سچی ہے تو وہ لوگ جو رسول کریم کو جھوٹا سمجھتے ہیں اور گالیاں دیتے ہیں لیکن خدا پر یقین رکھتے ہیں ان کا بھی خدا کا نام لینا بند کروا دو! ۔ پاکستان میں جتنے عیسائی ہیں ان سے بھی یہ حق چھین لو! ۔

دوسری بات یہ ہے کہ کلمہ تو لوگوں کو مسلمان بنانے کیلئے ہوتا ہے۔ مشرک پڑھتا ہے تو مسلمان ہو جاتا ہے۔ گندہ پڑھتا ہے تو پاک ہو جاتا ہے۔ قرآن کریم میں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر آیات نازل فرمائیں کہ تا وہ ان آیات کے ذریعہ لوگوں کو پاک کریں اور یہ لوگ کلمہ کو ہی بند کر رہے ہیں۔

فرمایا! ۔ تیسرا الزام جو احمدیوں پر لگایا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ احمدی اندر سے مرزا غلام احمد کا کلمہ پڑھتے ہیں جبکہ بظاہر محمد رسول اللہ کہہ رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ میں دلوں کے اندر ہوں (دلوں کے بھید جانتا ہوں) لیکن مولوی کہتے ہیں کہ نہیں ہم بھی دلوں کے اندر ہیں۔ ہمیں زیادہ علم ہے کہ یہ اندر سے اور کلمہ پڑھتے ہیں۔ اس لئے انہیں مسلمان کہلانے کا حق نہیں۔ اور مسلمانوں کی طرح کلمہ پڑھنے کا حق بھی نہیں۔ اسلام نے تو اس کے برعکس رویہ اختیار کیا ہے۔ اسلام کے مطابق اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ میں جب محمد رسول اللہ کہتا ہوں تو محمد عربی کو اپنے کلمہ میں شامل کرتا ہوں۔ تو پھر کسی کا کوئی حق نہیں یہ کہنے کا کہ تم منہ سے کچھ اور کہتے ہو اور دل میں کچھ اور سمجھتے ہو۔ اس بارہ میں سنت نبوی یہ ہے۔ آنحضرتؐ کی خدمت میں ایک صحابی حاضر ہوئے اور عرض کی کہ آج جنگ کے دوران ایک واقعہ پیش آیا۔ ایک مشرک کو کافی تگ و دو کے بعد زیر کر کے جب میں قتل کرنے لگا تو اس نے موت کے ڈر سے کلمہ پڑھنا شروع کر دیا۔ مجھے معلوم تھا کہ صرف منہ سے جان بچانے کی خاطر کلمہ پڑھ رہا ہے ۔ میں نے اسے قتل کر دیا۔ وہ خود روایت کرتے ہیں کہ میں نے ساری زندگی آنحضرتؐ کو اتنے غصہ میں نہیں دیکھا۔ آپؐ کا چہرہ تمتما اٹھا۔ اور آپ بار بار فرماتے تھے کہ جب قیامت کے دن کلمہ تمہارے خلاف گواہی دیگا تو تم کیا جواب دو گے۔ وہ صحابی کہتے ہیں کہ آپؐ نے اتنی بار اسطرح دہرایا کہ میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ کاش اب رسول اللہ کہنا بند کر دیں۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ کاش میں اس سے پہلے مسلمان ہی نہ ہوا ہوتا۔ تا مجھ سے یہ فعل سرزد نہ ہوتا اور مجھے رسول اکرمؐ کی ناراضگی کا دن نہ دیکھنا پڑتا۔

فرمایا! ۔ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور واقعہ سنئے۔ سورۃ منافقون میں اللہ تعالیٰ منافقوں سے متعلق خود گواہی دیتے ہوئے فرماتا ہے ,, اذا جائک المنافقون قالوا نشہد انک لرسول اللہ واللہ یعلم انک لرسولہ۔ واللہ یشہد ان المنفقین لکاذبون۔ یعنی جب یہ منافق تیرے پاس آتے ہیں تو کہتے کہ تو اللہ کا رسول ہے یعنی تیرا کلمہ پڑھتے ہیں اللہ جانتا ہے کہ تو اللہ کا رسول ہے اور اللہ گواہی دیتا کہ منافقین جھوٹے ہیں۔ منافقت کر رہے ہیں تجھے رسول نہیں سمجھتے اس سے زیادہ پکی گواہی کسی کے جھوٹ پر کیا دی جاسکتی ہے کہ اللہ مخاطب ہو رسول اکرم سے اور خود بتا رہا ہو کہ یہ ظالم جھوٹے ہیں جب تیرے پاس آکر کہتے ہیں کہ تو اللہ کا رسول ہے تو جھوٹی گواہی دیتے ہیں۔ ملاں کی دلیل کے مطابق ایسے لوگوں کو کلمے سے روکنا جائز تھا یا نہیں۔ اس کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ساری زندگی میں کسی کو بھی کلمہ پڑھنے سے نہیں روکا۔ میرا چیلنج ہے تمام مولویوں کو کہ حضور اکرم نے ساری زندگی میں کسی سے کہا ہو کہ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ باہر سے کچھ کہہ رہے ہو اندر سے کچھ اور پڑھ رہے ہو۔ حتی کہ منافقین کو بھی نہیں روکا۔ وہ کوئی ایسے لوگ نہیں تھے جنہیں صحابہ نہ جانتے ہوں۔ وہ معروف لوگ تھے اور صحابہ ان کے پاس جا کر انہیں سمجھانے کی کوشش کرتے تھے۔ جس کے جواب میں وہ تکبر اور تضحیک سے کام لیتے تھے۔ ان منافقوں کا سردار عبداللہ بن ابی بن سلول جب مرا تو رسول کریمؐ خود اس کے جنازہ پر تشریف لے گئے اور اسکا جنازہ پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں حضورؐ کے پاس چلا گیا اور میں نے پورے زور اور اصرار کے ساتھ عرض کیا کہ یا رسول اللہ ان کے بارہ میں قرآن کریم یہ کہتا ہے کہ یہ منافق ہیں۔ کیا قرآن آپؐ پر نازل نہیں ہوا! کیا منافقوں کے اس سردار نے آپسے متعلق یہ یہ ذلت آمیز باتیں کی ہیں یا نہیں! آپؐ مسکراتے رہے اور انکی باتیں سنتے

رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ کہتے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ ان باتوں کے باوجود آپ اسکا جنازہ پڑھ رہے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر آپ استغفار کریں یا نہ کریں میں انہیں بخشوں گا نہیں۔ تو پھر آپ اسکا جنازہ کیوں پڑھا رہے ہیں۔ ساری باتیں سننے کے بعد رسول اکرم نے فرمایا کہ جب تک اللہ تعالیٰ مجھے حکماً نہ روک دے میں جنازہ پڑھوں گا۔ اور اگر مجھے یہ علم ہو جائے کہ ستر مرتبہ استغفار کرنے سے بھی خدا تعالیٰ اسے نہیں بخشے گا تو میں ستر سے زیادہ بار استغفار کروں گا۔ اسکے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا جنازہ پڑھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں ساری عمر اس بات پر شرمندہ رہا کہ میں آنحضرت کو قرآن کریم کے معنی سمجھانے لگا تھا۔ اگر یہ لوگ بھی تقوی سے کام لیں تو سوچیں کہ کیا سنت رسول میں ذرہ بھی گنجائش ہے کلمہ سے روکنے کی!

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا تاکیدی ارشاد مبارک

سیدنا و سید الرسل خاتم النبین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مسلمان کو اپنے والدین۔ اہل و عیال۔ عزیز و اقارب۔ غرضیکہ دنیا کی ایک ایک عزیز ترین متاع سے زیادہ عزیز اور محبوب ہیں۔ اور اس سے بھی انکار نہیں کہ مسلمانوں کے دل میں اطاعت رسول کا انتہائی جذبہ موجزن ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم اسلام کے تنزل و ادبار کے وقت حضرت امام مہدی علیہ السلام کے آنے کی بشارت دی۔ کہ وہ احیائے دین اور قیام شریعت یا اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا مشن لے کر کھڑا ہو گا۔ اور خدا تعالیٰ اسکے ذریعہ تمام ملتوں کو ہلاک کر کے روئے زمین پر اسلام کو غلبہ بخشے گا۔ اس عالمگیر عظیم الشان مقصد کے لئے آنے والے موعود کی تائید و نصرت کرنا ہر مسلمان کے لئے انتہائی ضروری تھا۔ اسی لئے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

بَایِعُوہ وَلَوْ حَبْوًا عَلَی الثَّلْجِ فَإِنَّہُ خَلِیفَۃُ اللّٰہِ المَھْدِی

(ابو داود جلد۔ ۲ باب خروج المہدی۔ و بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۲۱۔ و ابن ماجہ مطبع فاروقی دہلی صفحہ ۳۱۰۔ سطر ۴۔ باب خروج المہدی)

کہ اے مسلمانو جب تمہیں اس کا علم ہو جائے تو فوراً اسکی بیعت کرو خواہ تمہیں برف کے اوپر سے گھٹنوں کے بل جانا پڑے۔ کیونکہ وہ خدا کا خلیفہ مہدی ہو گا۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اسے پہچان لے

فَلْیُقْرِئْہُ مِنِّی السَّلام

اسے میری طرف سے سلام کہے

(درمنثور جلد ۲ صفحہ ۴۴۵۔ بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۸۳ مطبوعہ ایران)

الہامی اشعار

منقول از ٹائیٹل پیج فتح اسلام مطبوعہ سنہ ۱۸۹۱ء

کیا شک ہے ماننے میں تمہیں اس مسیح کے
جس کی مماثلت کو خدا نے بتا دیا
حاذق طبیب پاتے ہیں تم سے یہی خطاب
خوبوں کو بھی تو تم نے مسیحا بنا دیا

لعلِ بے بدل

منقول از ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۶۶۵ مطبوعہ سنہ ۱۸۹۱ء

جو ہمارا تھا وہ اب دلبر کا سارا ہو گیا
آج ہم دلبر کے اور دلبر ہمارا ہو گیا
شکرِ للہ مل گیا ہم کو وہ لعلِ بے بدل
کیا ہوا گر قوم کا دل سنگِ خارا ہو گیا

پاکستان کے مظلوم احمدیوں کے تاثرات

● مکرم محمد جمیل فیضی صاحب اپنے خط محررہ ۸۹-۴-۱۵ میں اپنے بہنوئی مکرم ڈاکٹر عبدالغفور صاحب (ڈینٹسٹ) آف ننکانہ صاحب کے بارہ میں لکھتے ہیں کہ: "ننکانہ صاحب کی احمدیہ بیت الذکر کا دفاع کرتے ہوئے شدید زخمی ہوئے۔ خاکسار ان سے ملنے کیلئے شیخوپورہ ہسپتال گیا۔ خاکسار نے ان سے تمام واقعات معلوم کیئے۔ انہوں نے بتایا کہ ۸۹-۴-۱۱ بروز منگل احمدیہ بیت الذکر کا ایک مینار گرا دیا اور گرانے والوں نے کہا کہ وہ کل پھر آئیں گے۔ خاکسار کے بہنوئی جن کی عمر تقریباً ۵۰ سال کے قریب ہے، نے بیت الذکر کی حفاظت کا عہد کیا اور ۸۹-۴-۱۲ بروز بدھ نماز فجر کے وقت سے بیت الذکر میں رہے۔ انتظامیہ اور پولیس نے ان سے کہا آپ بیت الذکر سے نکل جائیں کوئی فکر والی بات نہیں ہے۔ ان کے بار بار اصرار کے باوجود ڈاکٹر عبدالغفور صاحب ڈینٹسٹ بیت الذکر ہی میں ٹھہرے رہے۔ جلوس نے آتے ہی توڑ پھوڑ شروع کردی۔ خاکسار کے بہنوئی اکیلے ڈٹے رہے۔ اسی اثناء میں ہنگامہ آرائی کرنے والوں نے بیت الذکر کے ایک کمرے کی چھت گرادی اس کا ملبہ ان پر آگرا۔ انہیں بے ہوشی کی حالت میں پولیس چوکی لے گئے وہاں سے پھر ان کو علاج کے لیئے شیخوپورہ ہسپتال لے جایا گیا۔ ان کا مکان جلا کر مکمل طور پر تباہ کردیا گیا۔ خاکسار کے بڑے بہنوئی ڈاکٹر محمد اقبال صاحب کے مکان کا سامان گھر سے باہر نکال کر جلا دیا گیا۔ خاکسار نے اپنے بہنوئی ڈاکٹر عبدالغفور صاحب کے چہرے پر مایوسی کے بجائے بشاشت دیکھی اور بار بار وہ یہی کہتے کہ انہوں نے بیت الذکر کی حفاظت کرتے ہوئے زخمی ہوکر سب کچھ پالیا۔ ایک بات خاکسار لکھنی بھول گیا وہ یہ ہے کہ خاکسار کے بہنوئی کے داماد سلطان احمد صاحب انہیں بچانے کے لیئے آگے بڑھے ان کے سر پر اینٹیں مار مار کر انہیں بھی شدید زخمی کیا۔ اب یہ بھی شیخوپورہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں"۔

اقتباس از خط مکرم محمد جمیل صاحب فیضی۔
مکان نمبر ۳۴۳۔ شورہ کوٹھی۔ گلبرگ II - لاہور ۱۱ - پاکستان

● چار سالہ احمدی بچی عزیزہ قرۃ العین عینی جو کہ ننکانہ صاحب میں رہتی ہے نے اپنی آنٹی مکرمہ طاہرہ صاحبہ سے ایک خط لکھوا کر حضرت امام جماعت احمدیہ عالمگیر کو لندن بھجوایا۔ وہ اس میں لکھواتی ہیں "۱۲ اپریل کو صبح ۱۱ بجے ربوہ سے ننکانہ پہنچے تو کیا دیکھا کہ ہمارے گھر کو اور سامان کو آگ لگی ہوئی تھی، امی جان ڈر گئیں کہ یہ کیا ہو گیا ہے کسی آدمی سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ قادیانیوں کے سارے گھر اور سامان جلا دیا گیا ہے۔

پیارے ابا حضور! انہوں نے (جلوس والوں نے) میرے کھلونے سائیکل، تختی وغیرہ سب کچھ جلا دیا ہے لیکن میں بالکل نہیں روئی کیونکہ اللہ نے ہمیں اب پہلے سے بڑھ کر دینا ہے۔ کوٹھی کار اور بڑی سی گڑیا۔ سائیکل دینی ہے اور کھلونے بھی۔ امی جان کہتی ہیں کہ جو خدا کی راہ میں مال خرچ کرتا ہے، خدا اس کو بہت زیادہ دیتا ہے"۔

اقتباس از خط عزیزہ قرۃ العین عینی بنت مکرم محمد ایوب صاحب قمر
معرفت ڈاکٹر شاہ محمد خان صاحب مرحوم۔ محلہ مالجی۔ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ

محرم کے دوران پنجاب میں فسادات کرانے کی قادیانی سازش

دوسرے صوبوں سے مسلح قادیانی نوجوانوں کو مختلف شہروں میں بھیجا جارہا ہے: مولانا اللہ وسایا

کوئٹہ (نمائندہ جنگ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی سیکرٹری رابطہ مولانا اللہ وسایا اور مرکزی راہنما مولانا نذیر احمد بلوچ نے انکشاف کیا ہے کہ قادیانیوں نے محرم الحرام میں وسیع پیمانے شیعہ سنی فساد کا خطرناک منصوبہ تیار کیا ہے۔ انہوں نے ایک بیان میں دعویٰ کیا ہے کہ اس سلسلہ میں ربوہ میں خصوصی اجلاس میں

باقی صفحہ ۶ کالم ۱ پر

بقیہ: مولانا اللہ وسایا

25 لاکھ روپیہ اس سازش کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں۔ شیعہ سنی فسادات کے لئے صوبہ پنجاب کو منتخب کیا گیا ہے۔ سندھ بلوچستان اور صوبہ سرحد سے خدام احمدیہ سے تعلق رکھنے والے قادیانی نوجوانوں کو پنجاب کے مختلف شہروں میں 2 اگست سے پہلے پہنچنے کی ہدایت کی ہے۔ یہ قادیانی نوجوان سرگودھا' لاہور' سیالکوٹ' گوجرانوالہ' ملتان' فیصل آباد اور دوسرے شہروں میں پہنچ کر وہاں کے مقامی قادیانی جماعت کے امیروں کو رپورٹ کریں گے۔ علماء کرام نے کہا ہے کہ اس سازش میں حکمت عملی تیار کی گئی ہے کہ کسی شہر میں مقامی قادیانی اس سازش میں شریک نہ ہوں گے۔ قادیانی نوجوانوں کو لوہے کی بڑی بڑی زنجیریں اور آتش گیر اسلحہ اور تجزدیے جائیں گے۔ علماء کرام نے وفاقی حکومت سے اپیل کی ہے کہ اس سازش کو ناکام بنانے کے لئے قادیانیوں پر کڑی نگاہ رکھے۔ دوسرے صوبوں سے پنجاب آنے والے قادیانیوں پر بھی نظر رکھی جائے۔ مولانا اللہ وسایا اور مولانا نذیر احمد بلوچ نے مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس سازش کو ناکام بنانے کے لئے اتحاد بین المسلمین کا ثبوت دیں۔

روزنامہ جنگ لاہور
۳۵ جولائی ۱۹۸۹ء

انتباہ

ثاقب زیروی

کسے خبر تھی کہ اب کے ثاقب کچھ ایسا رنگِ بہار ہوگا
روش روش سوگوار ہوگی چمن چمن اشکبار ہوگا

نگارِ صُبحِ طرب کہاں تک بتا ترا انتظار ہوگا
اُداس چہروں سے دُور کب تک نہ رنج و غم کا غبار ہوگا

اِسی تمنّا میں جی رہے ہیں نگاہِ جلوہ طلب لیئے ہم
کبھی تو آئے گا سامنے وہ، کبھی تو وہ آشکار ہوگا

ہماری حالت پہ ہنسنے والے یہ بات اچھّی طرح سمجھ لیں
جُنوں کے ہاتھوں سے ان کا دامن بھی ایک دن تار تار ہوگا

پڑی ہو جب خاک آئینے پر تو خاک چہرہ دکھائی دے گا
نظر نہ آئے گا کوئی منظر فضا میں جب تک غبار ہوگا

اگر سکوں چاہتی ہے دُنیا خدا کے بندوں سے پیار سیکھے
کدُورتوں اور نفرتوں کا نظام ناپائیدار ہوگا

جفا کے بدلے وفا کی دُھن میں گذر تو جائیں گے جہان سے ہم
مگر جہانِ وفا میں ثاقب یہ واقعہ یادگار ہوگا

سنسنی خیز انکشاف

نوبل انعام یافتہ پاکستانی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام (جنہوں نے انعام کی ساری رقم اپنے آبائی وطن "جھنگ" میں اونچے درجے کے ایک سائنسی انسٹیٹیوٹ کی تعمیر و ترقی کے لیئے وقف کر دی ہے) کے بارے میں بعض مولویوں نے یہ سنسنی خیز انکشاف کیا کہ وہ پاکستان کے سائنسی راز (؟) امریکہ، روس اور یورپ کے دیگر ممالک کو سمگل کرتے رہتے ہیں !!

کہتے ہیں ایک بستی سے درزی اچانک بھاگ گیا۔ بستی میں کہرام مچ گیا۔ کسی کے سوٹ کا کپڑا لے گیا اور کسی کی شیروانی کا۔ کوئی اپنے غرارے کو رو رہی ہے اور کوئی شلوار قمیض کو۔ لیکن ان سب سے اونچی آواز میں گاؤں کا غریب میراثی آہ و بکا کر رہا تھا۔ پوچھا "دادا تمہارا کیا نقصان ہوا ہے"۔ ہچکیوں کے درمیان انکشاف کیا کہ "ظالم میرا ناپ لے گیا ہے"۔

قابلِ رشک عالمی شہرت کے مالک

جناب احمد ندیم قاسمی روزنامہ "جنگ" میں اپنے ایک کالم میں سائنس اور ٹیکنالوجی کے بارہ میں تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

"ہم مسلمان فخر کرتے ہیں کہ یورپ کو ہمیں نے سوچنا سکھایا مگر اس نکتے پر غور نہیں کرتے کہ خود ہم سوچنے سے وحشت کش ہو گئے۔ چنانچہ یورپ ہمارا شاگرد آگے نکل گیا اور ہم مسلمان یعنی یورپ کے استاد پیچھے رہ گئے اور پسماندہ کہلائے۔ ہم کہتے ہیں یہ ہم تھے جنہوں نے فلسفیانِ یونان کی تحریریں دریافت کیں ... مگر ہم اس امر کو نظر انداز کر بیٹھے کہ یونان کی دانائیاں یورپ کو واگذار کرنے کے بعد ہم ایک منفی قسم کی آسودہ خاطر کا شکار ہو گئے اور آج ہم ... ہم سب ... پسماندگانِ عالم میں شمار ہوتے ہیں۔ "پدرم سلطان بود" کا دعویٰ بجا مگر ... بقول اقبال ؎

تھے تو آبا وہ تمہارے ہی مگر تم کیا ہو!
ہاتھ پر ہاتھ دھرے منتظرِ فردا ہو

تقریروں کی حد تک تو ہم آئے دن بڑی بڑی شخصیتوں سے یہ وعظ سنتے ہیں کہ زمانہ بدل چکا ہے چنانچہ ہمیں بھی سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدانوں کو سر کرنا چاہیئے اور مغرب کی ترقی یافتہ قوموں کے شانہ بہ شانہ ارتقائے انسانی کے سفر پر روانہ ہونا چاہیئے۔ الفاظ کی حد تک یہ سب درست ہے مگر ہمارا عمل کا خانہ خالی ہے۔

یہ بات بھی نہیں کہ ہمارے ہاں اعلیٰ پائے کے سائنسدانوں اور ٹیکنالوجسٹوں کی کمی ہے۔ ان میں سے بعض عالمی شہرت رکھتے ہیں مگر وہ بیرونِ ممالک جانے پر مجبور ہیں کیونکہ اندرونِ ملک ان کی اہلیت اور قابلیت سے استفادہ کرنے کا نہ ماحول ہے نہ موڈ ہے۔ مثال کے طور پر ڈاکٹر عبدالسلام ہیں جو نوبل انعام یافتہ ہیں اور جو قابل رشک عالمی شہرت کے مالک ہیں۔ وہ عقیدے کے لحاظ سے احمدی ہیں مگر ان کی احمدیت ان کے علم طبیعات پر کیسے نظر انداز ہو سکتی ہے اور ان کا عقیدہ ایٹم کی کارفرمائیوں اور سیاروں کی گردشوں کو کیسے اپنا ہدف بنا سکتا ہے۔ سائنس دان سنی ہو، شیعہ ہو، دیوبندی ہو، بریلوی ہو، چکڑالوی ہو، احمدی ہو یا پارسی ہو، بدھ ہو، ہندو ہو، کسی بھی مذہب، کسی بھی عقیدے کا ہو سائنس کی حد تک اول تا آخر سائنسدان ہی ہوتا ہے اور ہمیں اپنے وطن کے ایک قابلِ فخر فرزند کی حیثیت سے ان کی قدر کرنی چاہیئے اور ان کے سائنسی علم سے بیش از بیش مستفید ہونا چاہیئے۔

عبرت حاصل کیجئے

ایس ایم ظفر سابق وزیر قانون اپنے کالم بعنوان قصہ چہار درویش میں لکھتے ہیں : "ہم اب ایک بار پھر ماضی کی طرف آتے ہیں۔ فیلڈ مارشل محمد ایوب خان بے عزت بھی ہوئے اور حکومت بھی ہاتھ سے گئی۔ ذوالفقار علی بھٹو کو یہی نہیں کہ عدالت عالیہ سے سزا ہوئی بلکہ اس میڈیا نے پھانسی تک پہنچایا۔ محمد خان جونیجو کو اسمبلی کے برطرف ہونے کے بعد "جونہ جانے" کا خطاب چپکا دیا گیا۔ جنرل ضیاء الحق کے ایک حادثہ میں جان بحق ہونے پر واقعہ کی اتنی بھی چھان پھٹک

بقیہ صفحہ نمبر 20 پر

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَةٍ

علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے ۔ (حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

امتہ الکریم ملک ، برگش گلیڈباخ

اللہ تعالیٰ نے اسلام کی لازوال ابدی تعلیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت ترین وسیلہ سے ہمیں عطا فرمائی ہے ۔ اور اس عظیم انعام پر ہم اس کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو علم حاصل کرنے کی بار بار اس قدر تاکید فرمائی ہے کہ احادیث کی کتب میں سے بے شمار احادیث مبارکہ اس مضمون کے سلسلہ میں پیش کی جاسکتی ہیں ۔ مثال کے طور پر یہاں چند احادیث پیش ہیں ۔

"علم سیکھو خواہ اس کے لئے تمہیں چین جانا پڑے" ۔

"جو شخص علم حاصل کرنے کی غرض سے کسی رستہ کا سفر اختیار کرتا ہے ۔ تو خدا تعالیٰ اس کے لئے اس علم کے علاوہ جنت کا رستہ بھی کھول دیتا ہے" ۔

"ایک عالم انسان کا درجہ ایک ایسے عابد انسان کے مقابلہ پر جو اپنی عبادت کے باوجود علم سے خالی ہے ایسا ہے کہ جیسے عام ستاروں کے مقابلہ پر چودھویں رات کا چاند ہوتا ہے" ۔

"ایک عالم انسان شیطان پر ہزار عابدوں سے بھی بھاری ہوتا ہے" ۔

"علماء گویا نبیوں کے وارث ہوتے ہیں" ۔

اسی طرح ایک اور جگہ فخر انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

"میری امت کی بھلائی نیک علماء میں ہے" ۔ اور جیسا کہ اس میں اشارہ کیا گیا ہے کہ سچا علم وہی ہے جس کے ساتھ نیکی اور تقویٰ شامل ہو ۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو دوجہانوں کا علم عطا کرنے کے ساتھ ساتھ یہ دعا بھی سکھائی ۔ کہ

وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا

یعنی اے رسول تم ہمیشہ یہ دعا مانگتے رہو کہ خدایا میرے علم میں بیش از بیش ترقی عطا کر ۔ (بحوالہ چالیس جواہر پارے صہ ۱۵۱ تا ۱۵۳ از حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ عنہ)

قرآن کریم اور مذکورہ بالا احادیث کی روشنی میں ہمارا اولین فریضہ ہے کہ ہم جہاں کہیں اور جس ملک میں بھی رہتے ہوں اپنی قومی زبان میں علم حاصل کرنے کے علاوہ اس ملک میں اپنے دینی و دنیاوی تقاضوں کو پورا کرنے کیلئے سب سے پہلے وہاں کی زبان سیکھنے کی کوشش کی جائے ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی بار بار ہمیں اس بات کی زوردار الفاظ میں تاکید اور تلقین کہ "تبلیغ ہر شخص کرے اور اس وقت تک چین سے نہ بیٹھے جب تک کوئی پھل حاصل نہ کرے" ۔ اور یہ کہ : اگر آپ نے غفلت سے اس کو بھلایا تو آپ خود مجرم ہوں گے" ۔

اپنے پیارے آقا کی مقدس آواز پر ہم صحیح رنگ میں اسی صورت میں لبیک کہہ سکتے ہیں کہ ہم جرمنی میں رہتے ہوئے جرمن زبان کی شد بد حاصل کرنے والے ہوں اور پھر جرمن قوم کے احمدیت پر احسانات کے بدلے میں اس قوم تک اپنے تشکر کے صحیح جذبات پہنچانے کیلئے ہم ہم سب پر جرمن زبان سیکھنا فرض ہے ۔ اور ہمارے فارغ اوقات کا بھی بہترین مصرف ہے کہ ہم اس زبان پر زیادہ سے زیادہ عبور حاصل کریں ۔ احمدیت کی نئی صدی کے بابرکت دور میں داخل ہوتے ہوئے جرمن قوم کیلئے اپنے تحائف میں آئیے ایک یہ تحفہ بھی شامل کریں کہ جرمنی میں مقیم ہم سب احمدی مرد و زن جرمن زبان سیکھ کر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی صحیح تعلیم اور اس کا عملی نمونہ اس قوم کے ہر فرد بشر کو پیش کریں گے اور حقیقی اور لافانی مسرتوں کے شاندار تحفوں سے ان کی جھولیوں کو بھرنے کی ہر دم کوشش کرتے رہیں گے ۔ انشاءاللہ تعالیٰ ۔

زمیں جب بھی ہوئی کربلا ہمارے لیئے
تو آسمان سے اُترا خدا ہمارے لیئے

انہیں غرور کہ رکھتے ہیں طاقت و کثرت
ہمیں یہ ناز بہت ہے خدا ہمارے لیئے

تمہارے نام پہ جس آگ میں جلائے گئے
وہ آگ پھول ہے وہ کیمیا ہمارے لیئے

بس ایک لَو ہیں اسی لَو کے گرد گھومتے ہیں
جلا رکھا ہے جو اس نے دِیا ہمارے لیئے

وہ جس پہ رات ستارے لیئے اُترتی ہے
وہ ایک شخص دُعا ہی دُعا ہمارے لیئے

وہ نُور نُور دمکتا ہوا سا اک چہرہ
وہ آئینوں میں حیا ہی حیا ہمارے لیئے

درود پڑھتے ہوئے اس کی دید کو نکلیں
تو صبح پھول بچھائے صبا ہمارے لیئے

عجب کیفیتِ جذب و حال رکھتی ہے
تمہارے شہر کی آب و ہوا ہمارے لیئے

دِیے جلائے ہوئے ساتھ ساتھ رہتی ہے
تمہاری یاد تمہاری دُعا ہمارے لیئے

زمیں ہے نہ زماں نیند ہے نہ بیداری
وہ چھاؤں چھاؤں سا اک سلسلہ ہمارے لیئے

سُخن وروں میں کہیں ایک ہم بھی تھے لیکن
سُخن کا اور ہی تھا ذائقہ ہمارے لیئے

عبید اللہ علیم
(از ویران سرائے کا دیا)

مجلس انصار اللہ مغربی جرمنی کا نواں ۹ سالانہ اجتماع

رپورٹ مرتبہ مکرم مہر نیاز احمد اعظم

الحمد للہ ثمہ الحمد للہ کہ مجلس انصار اللہ مغربی جرمنی کا نواں سالانہ اجتماع اپنی مخصوص روایات کے ساتھ ۸، ۹ وفا / جولائی $\frac{۱۹۸۹ء}{۱۳۶۸ ھش}$ کو نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔

امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۸ مجالس کے ۱۳۵ انصار نے اس بابرکت اجتماع میں شمولیت اختیار کی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ یہ اجتماع اس لحاظ سے بھی خصوصی اہمیت کا حامل تھا کہ احمدیت کی دوسری صدی اور جشن تشکر کے سال میں منعقد ہونے والا یہ مجلس انصار اللہ کا پہلا اجتماع تھا۔ مکرم و محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے اس موقعہ پر اپنے انصار بھائیوں کے نام ایک خصوصی پیغام بھجوایا۔ جس میں آپ نے اجتماع کے ظاہری و باطنی ہر دو لحاظ سے بابرکت اور کامیابی کیلئے دعا کے علاوہ انصار کو یہ نصیحت فرمائی کہ دس شرائط بیعت کو غور سے پڑھیں اور ہمیشہ ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔ اس ضمن میں آپ نے انصار کو بالخصوص بیعت کی تیسری شرط کی طرف توجہ دلائی جس میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے احباب کو پانچ باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے (۱) پنج وقتہ نماز کی ادائیگی۔ (۲) حتی الوسع نماز تہجد کی ادائیگی (۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر باقاعدگی سے روزانہ درود بھیجنا۔ (۴) باقاعدگی سے روزانہ استغفار کرنا (۵) باقاعدگی سے روزانہ تسبیح و تحمید کرنا۔

اجتماع کی دیگر خصوصیات میں سے ایک یہ ہے کہ امسال پہلی بار مجلس انصار اللہ مغربی جرمنی کے چھ ریجنز (فرانکفرٹ، ھمبرگ، کولون، میونخ، سٹٹ گارٹ اور برلن) کی جماعتوں نے اجتماع میں شرکت کی۔ اسی طرح اس اجتماع کے موقعہ پر مجلس انصار اللہ انگلستان کے ناظم اعلیٰ مکرم محمد اسلم صاحب جاوید بھی بطور مہمان خصوصی تشریف لائے اور اجتماع کی رونق کو بڑھایا۔

انتظامات و تیاری مقام اجتماع:۔ اس اجتماع کی تیاری کا کام اجتماع کے انعقاد سے دو ماہ قبل ہی شروع کر دیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ اجتماع کے انتظامات کو خوش اسلوبی سے سرانجام دینے کے لیئے ۱۵ شعبہ جات قائم کئے گئے اور ان کے منتظمین کا تقرر عمل میں لایا گیا۔ تمام منتظمین اور ان کے معاونین نے اپنے اپنے فرائض بڑے جذبہ، خلوص اور محنت سے سرانجام دیئے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ مقام اجتماع (پنڈال) کو جرمن، اردو اور عربی زبان کے متعدد بینرز کے ساتھ سجایا گیا تھا جن پر کلمہ طیبہ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کو بڑی خوبصورتی کے ساتھ نمایاں طور پر آویزاں کیا گیا تھا۔

افتتاح و دعا:۔ ۷ جولائی کی شام سے ہی انصار جرمنی کے مختلف حصوں سے اجتماع میں شمولیت کی غرض سے فرانکفرٹ پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ مورخہ ۸ جولائی بوقت ۱۰ بجے صبح اجتماع کی افتتاحی تقریب مکرم و محترم الحاج مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم مشنری انچارج مغربی جرمنی کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ کارروائی کا آغاز مکرم محمد احمد صاحب انور حیدر آبادی کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جس کے بعد انصار اللہ کا عہد دہرایا گیا۔ بعدۂ مکرم داؤد احمد صاحب ناصر نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم نہایت خوش الحانی سے پڑھی۔ مکرم عبد الغفور صاحب بھٹی ناظم اعلیٰ انصار اللہ مغربی جرمنی نے استقبالیہ کلمات اور مختصر خطاب فرمایا۔ بعد ازاں مکرم عبد الشکور اسلم خانصاحب نائب ناظم اعلیٰ انصار اللہ مغربی جرمنی نے اجتماع کے موقعہ پر موصول ہونے والے پیغامات پڑھ کر سنائے۔ جس کے بعد مکرم و محترم مشنری انچارج صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے انصار کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانے کے علاوہ حاضری کا جائزہ بھی لیا۔ افتتاحی خطاب کے بعد مکرم و محترم الحاج مولانا کلیم صاحب نے پرسوز اجتماعی دعا کروائی جس کے بعد اجلاس دوم کا آغاز مکرم عبد الغفور صاحب بھٹی ناظم اعلیٰ انصار اللہ مغربی جرمنی کی زیر صدارت ہوا جس میں مکرم ڈاکٹر عبد الغفار صاحب مبلغ سلسلہ نے سیرت النبیؐ کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ آپ نے دلنشیں انداز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر روشنی ڈالی۔ آپ کی تقریر کے بعد

باقی صفحہ 21 پر

مثالی وقارعمل

مورخہ ۲۰ جون کو مجلس خدام الاحمدیہ STADE نے اپنے ضلعی ہیڈ کوارٹر STADE میں ایک وقار عمل منایا گیا۔ جس میں بچوں کے سکول GR-UNDSCHULE AM BURGGABEN میں بچوں کے کھیلنے کی جگہیں ٹھیک کی گئیں۔ مٹی ہموار کی گئی۔ جھولوں کو پینٹ کیا گیا۔ زمین پر کھیلے جانے والی کھیلوں کی جگہوں پر خوبصورت پینٹ کیا گیا۔ یہ وقار عمل سہ پہر تین بجے سے شام ساڑھے ۵ بجے تک جاری رہا۔ اور سکول والوں نے جتنا بھی کام تجویز کیا تھا سب کا مکمل ہوا۔ اس وقار عمل میں ۲۲ خدام کے علاوہ پانچ اطفال اور ایک انصار نے بھی حصہ لیا۔ اسکول کا عملہ اور اخباری نمائندے (جنہیں سکول والوں نے ہی مدعو کیا ہوا تھا) اس وقار عمل سے بہت متاثر ہوئے۔ اسی

وقار عمل میں حصہ لینے والے خدام سکول کے ڈائریکٹر BRUNO WEIS، ریجنل قائد ہیمبرگ مکرم ظہور احمد صاحب اور مقامی قائد مکرم مبشر احمد صاحب کے ساتھ

دوران اخباری نمائندوں نے جماعت کے بارہ میں مختلف سوالات کئے۔ نیز جماعت کے اغراض و مقاصد اور KREIS میں موجود احمدی احباب تعداد اور ان کی سرگرمیوں کے متعلق دریافت کیا۔ تین اخبارات نے مختلف عنوانات کے ساتھ باتصویر خبریں شائع کیں۔

اسکول کے ڈائریکٹر نے خوش ہو کر پیشکش کی سکول کے خرچ پر KREIS میں موجود تمام احمدی احباب سکول کے بحری جہاز پر سیر کریں۔ مگر معاوضہ کے اندیشہ کے پیش نظر یہ پیشکش قبول نہ کی گئی۔ وقار عمل ختم ہونے پر اجتماعی دعا کروائی گئی۔ دعا کے اختتام پر دعا کے فوائد پر بھی سوالات ہوئے۔ انہیں دعا کا مفہوم سمجھایا گیا۔ خدا کرے یہ حقیر کوشش سعید اور نیک روحوں پر اچھا اثر ڈالے۔

بھارت میں مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان مباھلہ

فریقین کے 40'40 نمائندے شریک ہوئے' 20 منٹ تک دونوں نے "جھوٹے" کی تباہی کیلئے دعائیں مانگیں

نئی دہلی (رپورٹ / مقبول دہلوی) بھارت کے جنوب میں واقع مسلم آبادی والے صوبے کیرالہ کے کوزی کوڈ ضلع کے شہر کوڈیاتور میں کل سہ پہر ایک مسلم تنظیم اور قادیانی فرقے کے درمیان مباھلہ ہوا۔ مباھلہ لندن میں مقیم مرزا طاہر احمد کے چیلنج کے جواب میں منعقد کیا گیا۔ مرزا طاہر احمد نے جو احمدیہ فرقے کے چوتھے خلیفہ ہیں مرزا غلام احمد قادیان کی نبوت کا دعویٰ کرتے ہوئے مسلم فرقے کو مباہلے کی دعوت دی تھی۔ مباہلے کا اہتمام انجمن اشاعت اسلام

باقی صفحہ ۶ کالم ۴ پر

(کیرالہ) اور کیرالہ جماعت احمدیہ کی طرف سے مشترکہ طور پر کیا گیا۔ اولذکر جماعت کو کیرالہ جمعیت العلماء جماعت اسلامی ہند اور تبلیغی جماعت کی حمایت حاصل ہے۔ جبکہ کیرالہ جماعت احمدیہ بھارت کے قادیانیوں کی نمائندگی کر رہی ہے۔ مباھلہ سہ پہر 4 بج کر 40 منٹ پر شروع ہوا اور بیس منٹ تک جاری رہا تقریباً 25 ہزار افراد نے صبر و سکون کے ساتھ مباہلے کی کارروائی دیکھی اور سنی۔ مسلمانوں اور احمدیوں کی طرف سے چالیس چالیس منتخبہ نمائندوں جن میں 15 خواتین اور 5 بچے بھی شامل تھے نے خصوصی طور پر تعمیر کئے گئے سٹیج پر بیٹھ کر گڑگڑا کر اجتماعی دعا مانگی۔ کیرالہ احمدیہ مشن کے سربراہ مولوی محمد عبدالوفا نے احمدیوں کی طرف سے اور مولانا محمد اشفاق نے مسلمانوں کی طرف سے دعا پڑھی۔ 20 منٹ کی اجتماعی دعا میں اس بات پر خاص طور پر زور دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ اس مباھلہ کے انعقاد کے چھ ماہ کے اندر حق پرستوں کے سامنے جھوٹوں کو نیست و نابود کر دے۔ بھارت کے ممتاز اسلامی سکالر مولانا علی محمد نے موضوع سے متعلق قرآنی آیات کا حوالہ دیتے ہوئے اجتماع کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ کیرالہ کا یہ مباھلہ قرآنی تعلیمات کے عین مطابق منعقد کیا گیا ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک کے تیسرے پارے کی 21 ویں آیات میں فرمایا گیا ہے کہ آؤ ہم اپنے بیٹوں اور تم اپنے بیٹوں اور ہم اپنی عورتوں اور تم اپنی عورتوں کو بلائیں اور ہم اور تم اجتماعی طور پر نہایت عاجزی کے ساتھ خدا سے دعا مانگیں کہ اے خدا ہم میں سے جو فریق جھوٹا ہو اس پر اپنا قہر نازل کر واضح رہے کہ ماضی میں کئی بار مباہلے ہوئے مگر صرف انفرادی طور پر۔ معروف صوفی اسکالر عبدالحق غزنوی اور مرزا غلام احمد قادیانی کے درمیان بھارت کے شہر امرتسر میں 15 جون 1893ء کو ہونے والا مباھلہ خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ جس کے نتیجہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کی موت واقع ہو گئی تھی گذشتہ سال 10 جون کو لندن سے احمدیہ فرقہ کی طرف سے مسلمانوں کو مباہلے کی دعوت دی گئی تھی گذشتہ 13 اگست کو تمام رات مولانا طاہر القادری اپنے ساتھیوں کے ساتھ مینار پاکستان پر مرزا طاہر احمد اور ان کے ساتھیوں کا انتظار کرتے رہے مگر قادیانی فرقہ کی جانب سے کوئی مباھلہ کے لئے نہیں آیا بھارت میں مسلم رہنماؤں کے ایک حلقے نے موجودہ مباھلہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے اسے ایک تاریخی واقعہ قرار دیا ہے جب کہ کچھ علماء اور ممتاز اسلامی اسکالرز نے اسے قرآنی روح کے منافی قرار دیا الازہر

باقی صـ 21 پر

شکریہ احباب

ہم اخبار احمدیہ کے ذریعہ ان تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ہمیں جلسہ سالانہ مغربی جرمنی کے موقعہ پر حضور اقدس کی طرف سے دیئے جانے والے خطاب "ناصر باغ فیملی" سے متعلق مبارک باد کے خطوط لکھے یا ٹیلی فون کیا۔

از طرف چوہدری مبارک احمد کاہلوں ماو برادران

ہدیۂ عقیدت

بحضور حضرت امام جماعت احمدیہ بچشم نم

محترمہ سیدہ طیبہ سروش صاحبہ۔ ربوہ

غریبِ شہر نہ اس شخص کو کہو لوگو
کہ پوری انجمن جس کا وجود ہو لوگو
جہاں بھی جائے کرے اک جہانِ نو آباد
تم اُس کے ذوقِ مسافت کو داد دو لوگو

قیام شیوہ نہیں جس کا ایک منزل پر
جہاں بھی جائے اسی کو وطن سمجھتا ہے
نکھار دیتا ہے پھولوں کو رنگت نو سے
ہر اک چمن کو وہ اپنا چمن سمجھتا ہے

ہم اس بہار کے نوزائیدہ گلوں سے جب
کہانیوں کی طرح تیری بات کرتے ہیں
تمہارے کوچہ و بازار سے گزر ہو جب
تمہارے خالی دروں سے سوال کرتے ہیں

کسی بھی اوٹ سے ہر روز چاند کی صورت
ہمیشہ ایک جو چہرہ طلوع ہوتا ہے
چلا گیا ہے کہاں اب وہ پیکرِ رعنا
جو ان فضاؤں میں مہکار اپنی بوتا ہے

مہک تھا وہ اگر تو کیوں گیا گلستاں سے
اگر ہوا تھا تو کب لوٹ کر وہ آئے گا
اگر تھا خواب تو آنکھوں میں کیوں نہیں بستا
اگر ہے پھول تو کب کھل کے مسکرائے گا

غزل

اکبر حمیدی

شکست ہوگی اسے فتح یاب ہم ہوں گے
وہ ٹوٹ جائے گا گُل سے گلاب ہم ہوں گے

حریمِ یار میں آئیں گے انقلاب نئے
نکالا جائے گا وہ، بار یاب ہم ہوں گے

پرانی شب کے اندھیروں میں دفن ہوگا وہ
نئی سحر کا نیا آفتاب ہم ہوں گے

زمانہ بیت گیا کم عیار لفظوں کا
نئی رُتوں میں شریکِ نصاب ہم ہوں گے

نئی طرح سے یہ تاریخ لکھی جائے گی
سوال ہوگا اگر تو جواب ہم ہوں گے

گرایا جائے گا وہ اس کی شوخ نظروں سے
نگاہِ ناز میں اب انتخاب ہم ہوں گے

سفر نیا ہے تو کچھ غم نہ کر نگارِ وطن
نئے سفر میں ترے ہم رکاب ہم ہوں گے

ستارہ سا جو دلوں میں چمکتا ہے اکبر
وہ عہدِ خواب ہے، تعبیرِ خواب ہم ہوں گے

مغربی جرمنی سے مختلف تحریکات میں زیورات پیش کرنے والی خوش قسمت خواتین

شعبہ تحریک جدید مندرجہ ذیل بہنوں کے نام معذرت کے ساتھ شائع کر رہا ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ یہ نام ہماری غلطی کی وجہ سے سوونیئر مغربی جرمنی کے صد سالہ نمبر میں شائع نہیں ہو سکے امید ہے متعلقہ خواتین درگزر سے کام لیں گی۔ خاکسار

عبد الرشید بھٹی۔ نیشنل سیکرٹری تحریک جدید

۱	محترمہ عقیلہ یاسمین صاحبہ اہلیہ مکرم خواجہ حمید احمد صاحب	HAMBURG	چوڑیاں ۴ عدد (ٹوٹی ہوئی) چوڑی ایک عدد، انگوٹھی ایک عدد، لاکٹ ایک عدد، کانٹے دو عدد۔
۲	محترمہ کشور سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم رانا ناصر احمد صاحب	〃	چوڑیاں ۴ عدد۔ نتھ ایک عدد۔ ٹیکہ ایک عدد
۳	امۃ الرفیق صاحبہ اہلیہ مکرم رانا عبد الغفور صاحب	〃	لاکٹ ایک عدد، بالیاں دو عدد، انگوٹھی ایک عدد، جھمکے دو عدد
۴	محترمہ خالدہ ادریس صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ادریس صاحب چوہدری	〃	بالیاں دو عدد
۵	〃 بشریٰ متین صاحبہ اہلیہ مکرم راشد اقبال صاحب	BERLIN	ہار دو عدد، انگوٹھی دو عدد
۶	〃 مبارکہ اٹھوال صاحبہ اہلیہ مکرم سلطان احمد صاحب اٹھوال	〃	ہار ایک عدد، انگوٹھی ایک عدد، کانٹے دو عدد
۷	〃 فائزہ جلیل صاحبہ اہلیہ مکرم جلیل احمد صاحب بٹ	HAMBURG	چوڑیاں چھ عدد
۸	〃 ریحانہ مختار صاحبہ اہلیہ مکرم مختار احمد صاحب	〃	انگوٹھی ایک عدد، چوڑیاں چھ عدد، چوڑیاں ۳ عدد، چوڑی ٹوٹی ہوئی ایک عدد
۹	〃 نسرین بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عطاء اللہ صاحب	〃	لاکٹ ایک عدد، چوڑیاں ۳ عدد، چوڑی ٹوٹی ہوئی ایک عدد، انگوٹھی ۲ عدد کڑے ٹوٹے ہوئے ۲ عدد جھمکے دو عدد کوکا ایک عدد لاکٹ بغیر زنجیر ایک عدد، بالیاں ٹوٹی ہوئی دو عدد۔
۱۰	محترمہ ثمینہ نعیم صاحبہ اہلیہ مکرم نعیم الدین وسیم صاحب	〃	چوڑیاں ۱۲ عدد۔ کڑا ایک عدد۔ ٹیکہ ایک عدد، کوکا ایک عدد، انگوٹھی ایک عدد، بالیاں دو عدد، کوکا ایک عدد۔
۱۱	〃 زاہدہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد بھٹی صاحب	〃	ٹیکہ ٹوٹا ہوا ایک عدد۔
۱۲	〃 عقیلہ ادریس صاحبہ اہلیہ مکرم ادریس اختر صاحب	〃	چوڑیاں ٹوٹی ہوئی دو عدد، لاکٹ ایک عدد
۱۳	〃 نجمہ حفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم حفیظ الرحمٰن صاحب انور	〃	ہار ایک عدد، جھمکے دو عدد، انگوٹھی ایک عدد، انگوٹھی ایک عدد۔
۱۴	〃 زاہدہ نصیر صاحبہ اہلیہ مکرم نصیر الدین چوہدری صاحب	〃	چوڑیاں سات عدد، چوڑی ٹوٹی ہوئی ایک عدد۔
۱۵	〃 سلیمہ صاحبہ اہلیہ مکرم نصیر احمد صاحب		چوڑیاں آٹھ عدد
۱۶	〃 خالدہ ناصرہ صاحبہ اہلیہ مکرم عبد المنان صاحب ناصر	BIELEFELD	ہار ایک عدد چوڑیاں دو عدد، کانٹے دو عدد، ٹیکہ ایک عدد، انگوٹھیاں چار عدد (دو عدد مردانہ)
۱۷	〃 شمائلہ احمد صاحبہ اہلیہ مکرم نعیم احمد صاحب ناگی	BERLIN	لاکٹ ایک عدد، کانٹے دو عدد، انگوٹھی ایک عدد
۱۸	〃 ثمینہ منظور صاحبہ اہلیہ مکرم منظور احمد صاحب بھٹی	DATELLEN	بالیاں دو عدد، انگوٹھی ایک عدد لاکٹ ایک عدد

۱۹	محترمہ طاہرہ ہاشمی صاحبہ اہلیہ مکرم مسعود ہاشمی صاحب	HAMBURG	چوڑیاں ٹوٹی ہوئی ۴ عدد، ٹیکہ ایک عدد، ہار چاندی ایک عدد، کانٹے چاندی ۲ عدد، انگوٹھی چاندی ۱ عدد۔
۲۰	محترمہ فریدہ بانو صاحبہ اہلیہ مکرم عادل صاحب	RECKLINGHAUSEN	ہار ایک عدد، انگوٹھی مردانہ ایک عدد، انگوٹھی ایک عدد۔ نتھ ایک عدد
۲۱	محترمہ طاہرہ خالدہ صاحبہ اہلیہ مکرم خالد اشرف صاحب	BREMEN	بالیاں دو عدد (صد سالہ جوبلی)۔ انگوٹھی ایک عدد
۲۲	" اہلیہ صاحبہ مکرم سید مبارک احمد شاہ صاحب	HAMBURG	بالیاں دو عدد۔
۲۳	" صبیحہ محمود ملک صاحبہ اہلیہ مکرم ملک مظفر احمد صاحب	BERLIN	کانٹے دو عدد، ہار ایک عدد۔ کڑا ایک عدد۔
۲۴	" امۃ النصیر صاحبہ انور اہلیہ مکرم فضل الرحمٰن صاحب انور	HAMBURG	کڑے ۲ عدد
۲۵	" مبشرہ رشید صاحبہ اہلیہ مکرم رشید احمد صاحب سکندر	PINNEBERG	انگوٹھی ایک عدد
۲۶	" رضیہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم کبیر الدین صاحب ثاقب	HAMBURG	ہار ایک عدد، کانٹے دو عدد انگوٹھی ایک عدد
۲۷	" اہلیہ صاحبہ چوہدری امتیاز احمد صاحب	BREMEN	بالیاں چار عدد
۲۸	" اہلیہ صاحبہ مبارک احمد صاحب طاہر	NORDER STADT	چوڑیاں چاندی چار عدد۔ چھلا چاندی ایک عدد
۲۹	" فاخرہ ملک صاحبہ اہلیہ مکرم ملک ارشد احمد صاحب	BREMEN	طلائی زنجیر ایک عدد (صد سالہ جوبلی)
۳۰	" زاہدہ نسرین صاحبہ اہلیہ چوہدری ناصر احمد صاحب	"	انگوٹھی ایک عدد
۳۱	" شمیم اعظم صاحبہ اہلیہ مکرم اعظم صاحب	HAMBURG	انگوٹھی ایک عدد
۳۲	" فرزانہ گل محمد صاحبہ اہلیہ مکرم محمد احمد صاحب	BERLIN	انگوٹھی ایک عدد
۳۳	" مبشرہ سلیم صاحبہ آف RABWAH بذریعہ		
	" اہلیہ صاحبہ امیر صاحب مغربی جرمنی	WETTER	لاکٹ ایک عدد
۳۴	" امینہ اعجاز احمد صاحبہ اہلیہ مکرم اعجاز احمد صاحب	"	چوڑیاں دو عدد
۳۵	" اہلیہ صاحبہ شیخ منیر احمد صاحب		انگوٹھی ایک عدد
۳۶	" شاہدہ جبیں صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب شاد	OBERNDORF	انگوٹھی ایک عدد
۳۷	" نغمانہ متین صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عظیم خان صاحب	RODGAU	انگوٹھیاں دو عدد
۳۸	مکرم منظور احمد صاحب	MENDEN/LUDENSCH	انگوٹھی ایک عدد
۳۹	محترمہ نصیرہ شاہین صاحبہ اہلیہ مکرم عبد السلام صاحب	FRANKFURT	کانٹے دو عدد
۴۰	" ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم امتیاز احمد صاحب	BORKEN	کانٹے دو عدد (نگ)
۴۱	" توقیر باجوہ صاحبہ اہلیہ مکرم نثار صاحب	KARLSRUHE	چوڑیاں پانچ عدد
۴۲	" یاسمین مظفر صاحبہ	WEISENHEIM	ایک عدد انگوٹھی
۴۳	" امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ عبد الرشید بھٹی صاحب	RODGAU	چوڑیاں ۴ عدد۔ رنگ دو عدد۔ کوکا ایک عدد
	رنگ منجانب والدہ صاحبہ مرحومہ۔ کوکا منجانب ہمشیرہ صاحبہ مرحومہ		
۴۴	مکرمہ امۃ الحنان صاحبہ منجانب والدہ صاحبہ مرحومہ	WALDORF MORFELDEN	انگوٹھی ایک عدد
۴۵	" رشیدہ بیگم صاحبہ منجانب والدہ جاوید احمد صاحب	GUSTASEBERG	انگوٹھی ایک عدد

اعلانات

صدر صاحبان متوجہ ہوں

تمام صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ مغربی جرمنی کی خدمت میں اس سے قبل بھی درخواست کی گئی تھی کہ ہر جماعت اپنا ریکارڈ مکمل کرے مقامی طور پر ہر فرد جماعت کے مکمل کوائف رجسٹر میں تیار کریں۔ اور اس کی رپورٹ مرکز (فرانکفرٹ) میں ارسال کرے۔

نیز جملہ صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ باقاعدگی سے اپنی جماعت کی رپورٹ کارکردگی متعلقہ ریجن کو لازمی ارسال فرمائیں۔

جوبلی فنکشن

جن جماعتوں نے ابھی تک جوبلی فنکشن منعقد کرنے کے بعد رپورٹ ارسال نہیں کی براہ کرم جلد ارسال فرمائیں۔ نیز جن جماعتوں نے ابھی تک جوبلی کے فنکشن کا انعقاد نہیں کیا وہ بھی پروگرام منعقد کر کے رپورٹ ارسال فرمائیں۔ یہ بات یاد رکھیں کہ آپ کی رپورٹ تاریخ کا حصہ بنے گی اس لیئے احتیاط سے تیار کریں۔ فوٹو ارسال کرنے بھی ضروری ہیں

ناظمین علاقہ و زعیم اعلیٰ انصار اللہ متوجہ ہوں

مرکز کی ہدایت کے مطابق ناظمین علاقہ/زعیم اعلیٰ کی رپورٹ مندرجہ ذیل امور پر مشتمل ہوگی۔ (۱) مجالس کی تعداد ...... انصار کی تعداد ......

(۲) جملہ مجالس میں سے کتنی مجالس میں مجالس عاملہ قائم ہیں۔

(۳) مجالس عاملہ کے اجلاسوں کی تعداد (۴) کتنی مجالس باقاعدہ ماہانہ اجلاس منعقد کرتی ہیں (۵) چندوں کی پوزیشن کیا ہے۔ بجٹ وصولی بقایا

(۶) تربیتی امور میں ممبران انصار اللہ کا کردار (۷) تبلیغی مساعی کی طرف توجہ

(۸) علاقائی جماعتوں میں کتنے انصار اپنی اپنی جماعتوں میں پریذیڈنٹ کی ذمہ داریاں ادا کر رہے ہیں۔

(۹) ناظمین علاقہ نے دوران سال کتنے دورے کیئے۔ اور کن کن مجالس کا کتنی بار دورہ کیا۔

(۱۰) خصوصی تربیتی کام۔

(۱۱) خصوصی تبلیغی کام۔

سر ظفر اللہ ٹیبل ٹینس اور فضل عمر والی بال ٹورنامنٹ

نیشنل قیادت کے زیر اہتمام پہلا سر ظفر اللہ ٹیبل ٹینس اور فضل عمر والی بال ٹورنامنٹ مورخہ ۲۷ اگست بروز اتوار فرینکفرٹ میں منعقد ہو رہا ہے جو قائدین مجالس اس ٹورنامنٹ میں ٹیمیں لے کر آرہے ہیں وہ ۱۵ اگست تک نیشنل قیادت کو مطلع کریں۔ کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ مجالس کی شرکت ہو۔

(رفیق اختر روزی - ناظم صحت جسمانی)

مارشل آرٹ

جو خدام اور اطفال مارشل آرٹ (جوڈو کراٹے) وغیرہ سیکھ رہے ہیں وہ فوری طور پر اپنے قائد صاحب کی وساطت سے نیشنل قیادت کو مطلع کریں۔ جزاکم اللہ۔

(نیشنل ناظم صحت جسمانی)

بقیہ : منقولات

اور تفتیش نہ کی گئی جتنی کہ ایک لاوارث نعش کی ہوتی ہے۔ الغرض آغاز اور انجام کا یہ تضاد ایسا توجہ طلب ہے کہ ہمیں اس سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ (روزنامہ "جنگ" یکم جولائی ۱۹۸۹ء)۔

تجربے کی بات

عوامی نیشنل پارٹی کے سربراہ ولی خان اپنے ایک خطاب میں سابق "مردِ مومن مردِ حق" ضیاء الحق کے دور کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان کے دور میں ہیروئن کلاشنکوف اور لاقانونیت قوم کو ملے۔ عوامی نیشنل پارٹی کے سربراہ نے مزید بتایا کہ ایک دفعہ ضیاء الحق نے ملاقات میں مجھے بتایا کہ ایک کلو ہیروئن ایک لاکھ روپے کی ہوتی ہے جبکہ بیرون ملک دو کروڑ روپے کی ہوتی ہے تو میں نے کہا کہ یہ اپنے تجربہ کی بات ہے"۔ اس پر مزید تبصرہ کیا کیا جائے۔

ولادت

(۱) مکرم مقصود الحق صاحب آف فرینکفرٹ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۹۔جون ۱۹۸۹ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم عطاالمجیب صاحب راشد مشنری انچارج انگلستان کا نواسہ ہے اور وقف نو تحریک میں شامل ہے۔ حضور اقدس نے بچے کا نام رضاالحق تجویز فرمایا ہے۔

(۲) مکرم عبدالواسع صاحب چوہدری کو اللہ تعالیٰ نے بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام حضور اقدس نے بہزاد احمد تجویز فرمایا ہے۔

(۳) مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب آف فرینکفرٹ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۴۔جون ۸۹ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ ازراہ شفقت حضور اقدس نے بچے کا نام سہیل احمد تجویز فرمایا ہے۔

(۴) مکرم امتیاز حسین صاحب ملک کو اللہ تعالیٰ نے بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام منصور احمد ملک تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود تحریک وقف نو کے تحت وقف ہے۔

(۵) مکرم عبدالحمید صاحب خادم کو اللہ تعالیٰ نے بیٹی سے نوازا ہے جس کا نام حضور اقدس نے ھبۃ الوحید تجویز فرمایا ہے۔

(۶) مکرم محمد ادریس صاحب آف فولڈا کو اللہ تعالیٰ نے بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام حضور اقدس نے سلیمان ادریس تجویز فرمایا ہے۔

(۷) مکرم مبارک احمد صاحب جاوید آف SCHLESWIG کو اللہ تعالیٰ نے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام وقاص احمد تجویز ہوا ہے۔ نومولود تحریک وقفِ نو کے تحت زندگی وقف ہے۔

(۸) مکرم اشفاق احمد صاحب طاہر (چانہ والے) کو اللہ تعالیٰ نے بیٹے سے نوازا ہے۔ ازراہ شفقت حضور نے بچے کا نام مباہل احمد تجویز فرمایا ہے۔ نومولود تحریک وقف نو میں شامل ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام بچوں کو عمر دراز بخشے۔ نیک اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

بقیہ: اجتماع مجلس انصار اللہ

خاکسار مہر نیاز احمد اعظم معتمد مجلس انصار اللہ مغربی جرمنی نے مجلس انصار اللہ مغربی جرمنی کا مختصر تعارف اور گذشتہ ایک سال کی رپورٹ کارگزاری پیش کی۔ جس کے بعد مجلس انصار اللہ مغربی جرمنی کے تمام ریجنز کے ناظمین کرام نے اپنے اپنے ریجن کی رپورٹ پیش کی۔

وقفہ نماز و طعام کے بعد اجلاس سوم کی کارروائی کا آغاز ہوا جس میں دوسرے مقررین کے علاوہ مکرم ہدایت اللہ صاحب ہیوبش نے "تبلیغ کا طریق کار" کے موضوع پر جامع تقریر کی۔ آپ نے انصار کو اس بارہ میں توجہ دلائی کہ ہمیں اپنی تبلیغی مساعی کے ساتھ ساتھ خصوصی دعاؤں کو نہ بھولنا چاہیئے۔ اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے سفر کرتے ہوئے، ہر وقت دعائیں کرتے رہیں۔

فاضل مقرر کی تقریر کے بعد مکرم مبشر احمد صاحب باجوہ نے نظام مجلس انصار اللہ اور انتخاب کے طریق کار سے متعلق مختصراً انصار بھائیوں کو آگاہ کیا۔ جس کے بعد ناظم اعلیٰ انصار اللہ مغربی جرمنی کا انتخاب مکرم امیر صاحب مغربی جرمنی کی زیر صدارت عمل میں لایا گیا۔ انتخاب کے بعد مقام اجتماع میں علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے جن میں انصار نے نہایت ذوق و شوق سے حصہ لیا۔

بقیہ صفحہ نمبر سے آگے

یونیورسٹی (قاہرہ) کے سابق پروفیسر ڈاکٹر محی الدین الوائے نے کیرالہ میں منعقدہ تازہ مباہلہ کی مذمت کرتے ہوئے ایک بیان میں کہا ہے کہ کیرالہ کا یہ مباہلہ قرآن مجید میں دیئے گئے مباہلہ کے تصور سے کسی طور میل نہیں کھاتا ڈاکٹر موصوف نے کہا کہ مباہلے کی دعوت مسلمانوں کی طرف سے دی جانی چاہئے نہ کہ مخالفین کی طرف سے ..... مخالفوں کی طرف سے دی گئی مباہلے کی دعوت قبول کرنا غیر اسلامی ہے۔ ڈاکٹر محی الدین نے اپنے بیان میں کہا کہ پیغبر آخر الزمان حضرت محمدؐ کی طرف سے مباہلے کی دعوت اپنی نبوت کے دعویٰ کی حقانیت کو ثابت کرنے کے لئے دی گئی تھی اور قرآن پاک کے تیسرے پارے میں سورہ آل عمران کی 61ویں آیت میں واضح طور پر اس مقصد کو سمجھا جاسکتا ہے۔

روزنامہ جنگ لاہور

۱۱ر جون ۱۹۸۹ء

یورپئین اجتماع سے متعلق ضروری گذارشات

امسال خدام الاحمدیہ یورپ کا چھٹا یورپئین اجتماع مورخہ ۱۵، ۱۶، ۱۷ ستمبر ۱۹۸۹ء کو ناصر باغ گروس گراؤ میں منعقد ہوگا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔ اس یورپئین اجتماع میں حضور اقدس کی آمد بھی متوقع ہے۔ آپ کی خدمت میں اس ضمن میں چند گذارشات ہیں:

(۱) اپنی مجلس کے جملہ خدام کو باقاعدہ اجلاس بلا کر اور نیز زبانی و تحریری طریق پر اس اجتماع کی اطلاع دیں۔ (۲) اس اجتماع کے لئے ابھی سے بھرپور انداز میں تیاری کا پروگرام ترتیب دے کر اس پر عملدرآمد شروع کر دیں۔ (۳) براہ کرم ۳۱ اگست تک اطلاع دیں کہ آپ کی مجلس سے کتنے خدام و اطفال اس اجتماع میں شرکت کر رہے ہیں۔ (۴) کوشش کریں کہ آپ کی مجلس کے صد فیصد خدام و اطفال اس اجتماع میں شامل ہوں۔

(۵) اجتماع کے موقعہ پر مختلف شعبہ جات میں خدام کی خدمات کی ضرورت ہے براہ کرم اپنی مجلس سے ڈیوٹیاں دینے والے خدام کے اسماء سے جلد از جلد نیشنل قیادت کو مطلع کریں۔

(۶) جن خدام کو رہائش درکار ہے ان کی تعداد سے مطلع کریں۔

(۷) ایک انتہائی ضروری گذارش چندہ سالانہ اجتماع کے متعلق ہے کہ ماہ اگست تک آپ کی مجلس کا سو فیصد چندہ سالانہ اجتماع ادا ہو جانا چاہیئے۔ تاکہ اجتماع کیلئے درکار اخراجات پورے کئے جا سکیں چندہ کی شرح فی خادم ۱۵ مارک اور اطفال کیلئے ۵ مارک ہے۔

(۸) خدام الاحمدیہ کا رومال انشاءاللہ اجتماع کے موقعہ پر اندازاً دو مارک کا مہیا کیا جائے گا جو ہر خادم کیلئے ضروری ہوگا

(۹) پرچم کشائی کے لئے تمام قائدین مجالس کے لئے ایک یونیفارم سفید قمیص اور کالی پینٹ مقرر کیا گیا ہے تمام قائدین اس یونیفارم کو ہمراہ لے کر آئیں۔

(۱۰) بستر اور کمبل انتظامیہ فراہم نہیں کرے گی۔ اس لئے بستر ہمراہ لے کر آئیں۔

صد سالہ جوبلی فنڈ

صد سالہ جوبلی فنڈ میں پانچ سو مارک یا اس سے زائد ادا کرنے والے احباب و خواتین، جنہوں نے اپنا وعدہ جوبلی فنڈ صد فیصد ادا کر دیا ہے۔ (قسط نمبر ۲)

جماعت BERLIN

مکرم سلطان احمد اٹھوال، محمد احمد صاحب، حبیب اللہ صاحب ملک مظفر احمد صاحب، غلام احمد اٹھوال صاحب، محمد افضل صاحب، سلطان احمد خان صاحب، ضیاء الدین ضیاء صاحب۔

جماعت BREMEN

افتخار احمد صاحب بھٹی، منیر احمد امام صاحب

جماعت BADNEUHEIM

مظفر احمد صاحب بھٹی

جماعت HALQA MOSCHE F.F

سلیم احمد صاحب گیلانی، سلمان احمد صاحب

جماعت NEUHOFFULDA : رانا ناصر احمد صاحب

جماعت HEIMSIEG : والدہ محترمہ عبید اللہ صاحب

جماعت CRUMSTADT : منور احمد صاحب

جماعت BADSEGBERG : حبیب اللہ صاحب طارق

جماعت KÖLN

محمد جہان خان صاحب، مظفر احمد کاہلوں صاحب، غلام عباس صاحب نذیر احمد صاحب، محمد یعقوب خان صاحب، منیر احمد صاحب نیب، طارق محمود صاحب، شریف احمد صاحب، چوہدری مبشر احمد صاحب، چوہدری محمد اسلم صاحب، شوکت نواز صاحب، منیر احمد صاحب اختر، ساجد محمود صاحب رانا محمد اصغر خان صاحب، سید وسیم شاہ صاحب، محمود احمد صاحب، چوہدری سعید الدین صاحب، رانا محمد خالد صاحب، شفیق الرحمن صاحب، شفیق احمد صاحب۔

جماعت HOMBURGSAAR : حفیظ اللہ باجوہ صاحب، محمد احمد صاحب بھٹی

جماعت BADKREUZNACH : منیر احمد شاہد صاحب

(عبد الرشید بھٹی، سیکرٹری تحریک جدید مغربی جرمنی)

پروگرام

سالانہ چھٹا یورپئین اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ

۱۵، ۱۶، ۱۷ ستمبر ۱۹۸۹ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار بمقام نامر باغ، مغربی جرمنی

پہلا دن جمعہ ۱۵ ستمبر

۹-۰۰ تا ۱۱-۰۰ تمام خدام و اطفال شعبہ استقبال میں رجسٹریشن کرائیں گے

۱۱-۰۰ تا ۱۱-۳۰ معائنہ مقام اجتماع - صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ (آمد متوقع ہے)

۱۱-۳۰ تا ۱۳-۰۰ کھانا و تیاری نماز جمعہ و عصر

۱۳-۰۰ تا ۱۴-۳۰ نماز جمعہ و نماز عصر

۱۴-۴۵ تا ۱۵-۱۵ پرچم کشائی - صرف نیشنل اور مقامی قائدین شامل ہوں گے

۱۵-۱۵ تا ۱۵-۴۵ تلاوت، عہد، نظم

۱۵-۴۵ تا ۱۶-۴۵ افتتاحی خطاب (حضور اقدس کی خدمت میں درخواست کی گئی ہے)

۱۶-۴۵ تا ۱۹-۳۰ ورزشی مقابلہ جات: دوڑ ۱۰۰ میٹر، ۴۰۰ میٹر ریلے ریس، گولہ پھینکنا، کلائی پکڑنا، اونچی و لمبی چھلانگ

اس دوران پنڈال میں اذان اور مشاہدہ معائنہ کا مقابلہ ہوگا

۱۹-۳۰ تا ۲۱-۰۰ کھانا و نماز مغرب و عشاء

۲۲-۰۰ میٹنگ قائدین (صدر مجلس خدام الاحمدیہ کے ساتھ)

دوسرا دن ۱۶ ستمبر (ہفتہ)

۰۴-۴۵ تا ۰۵-۱۵ نماز تہجد

۰۵-۱۵ تا ۰۶-۰۰ نماز فجر، درس قرآن، درس حدیث

۰۶-۰۰ تا ۰۷-۰۰ سیر

۰۷-۰۰ تا ۰۸-۰۰ تیاری اجتماع

۰۸-۰۰ تا ۰۹-۰۰ ناشتہ

۰۹-۰۰ تا ۱۲-۰۰ ورزشی مقابلہ جات فٹ بال، والی بال، کبڈی

اس دوران پیغام رسانی، بیت بازی اور تلاوت قرآن کریم کا مقابلہ پنڈال میں ہوگا

۱۲-۰۰ تا ۱۴-۱۵ کھانا و نماز ظہر و عصر

۱۴-۱۵ تا ۱۴-۳۵ تقریر مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب مشنری انچارج

۱۴-۳۰ تا ۱۶-۳۰ مقابلہ دینی معلومات زبانی، مقابلہ نظم

۱۶-۳۰ تا ۱۹-۳۰ ورزشی مقابلہ جات والی بال، رسہ کشی، فٹ بال، رویٹ نفٹنگ (پنڈال کے اندر)

۱۹-۳۰ تا ۲۱-۰۰ کھانا و نماز مغرب و عشاء

۲۱-۰۰ مجلس عرفان

تیسرا دن اتوار ۱۷ ستمبر

۰۴-۴۵ تا ۰۵-۱۵ نماز تہجد

۰۵-۱۵ تا ۰۶-۰۰ نماز فجر، درس قرآن، درس حدیث

۰۶-۰۰ تا ۰۷-۰۰ سیر

۰۷-۰۰ تا ۰۸-۰۰ تیاری اجتماع

۰۸-۰۰ تا ۰۹-۰۰ ناشتہ

۰۹-۰۰ تا ۱۰-۳۰ تقریری مقابلہ

۱۱-۰۰ تا ۱۱-۳۰ تقریر امیر صاحب مغربی جرمنی

۱۱-۳۰ تا ۱۲-۱۵ فیچر پروگرام "شہدائے احمدیت"

۱۲-۱۵ تا ۱۲-۴۵ تقریر صدر مجلس خدام الاحمدیہ - مرکزیہ

۱۲-۴۵ تا ۱۳-۴۵ فائنل مقابلہ جات

۱۳-۴۵ تا ۱۵-۰۰ کھانا و تیاری نماز ظہر و عصر

۱۵-۰۰ تا ۱۵-۱۵ نماز ظہر و عصر

۱۵-۱۵ تا ۱۵-۴۰ تلاوت و نظم

۱۵-۴۰ تا ۱۶-۰۰ تقسیم انعامات

۱۶-۰۰ تا ۱۸-۰۰ اختتامی خطاب (حضور اقدس کی خدمت میں درخواست کی گئی ہے)

عہد و دعا۔

پروگرام

سالانہ یورپئین اجتماع مجلس اطفال الاحمدیہ

۱۵-۱۶-۱۷ ستمبر ۱۹۸۹ء بمقام ناصر باغ ، گروس گیراؤ

جمعہ ۱۵ ستمبر

۹-۰۰ تا ۱۱-۰۰ اطفال رجسٹریشن کروائیں گے۔

۱۱-۰۰ تا ۱۱-۳۰ معائنہ مقام اجتماع ، اطفال الاحمدیہ

۱۱-۳۰ تا ۱۳-۰۰ کھانا و تیاری نماز جمعہ و نماز عصر

۱۳-۰۰ تا ۱۴-۳۰ نماز جمعہ و نماز عصر

۱۵-۱۵ تا ۱۶-۴۵ اطفال خدام کے افتتاحی اجلاس میں شرکت کرینگے

۱۷-۰۰ تا ۱۷-۴۵ افتتاح مکرم و محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

۱۷-۴۵ تا ۱۹-۴۵ علمی مقابلہ جات : مقابلہ تلاوت ، نظم ، اذان

۱۹-۴۵ تا ۹-۰۰ کھانا و تیاری نماز مغرب و عشاء۔

ہفتہ ۱۶ ستمبر

۹-۳۰ تا ۱۲-۳۰ علمی مقابلہ جات - تقریری مقابلہ اردو ، جرمن / انگلش
عام دینی معلومات (زبانی)

۱۴-۰۰ تا ۱۹-۰۰ ورزشی مقابلہ جات (دوڑ سو میٹر ، ۵۰ میٹر
تین ٹانگ دوڑ ، فٹ بال ، رسہ کشی)

اتوار ۱۷ ستمبر

۹-۳۰ تا ۱۱-۰۰ فائنل ورزشی مقابلہ جات

۱۱-۰۰ تا ۱۲-۱۵ خدام کے پروگرام میں شرکت کریں گے

۱۲-۱۵ تا ۱۳-۰۵ تقریب انعامات (اطفال)

● خدام کے اختتامی اجلاس میں شرکت کریں گے۔

قواعد برائے علمی مقابلہ جات

۱۔ تلاوت کے لیئے کوئی تین آیات زبانی۔

۲۔ نظم کے لیئے درثمین ، کلام محمود ، دُرّ عدن ، کلام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ ، کے دو اشعار زبانی پڑھنے ہوں گے۔ دہرانے کی اجازت نہیں۔

۳۔ تقریر کا وقت دو منٹ ہوگا۔ زبانی تقریر کرنے والے کو ترجیح دی جائے گی۔

۴۔ اذان کیلئے اللہ اکبر ، اللہ اکبر ، اشھد ان لا الہ الا اللہ ، اشھد ان محمد رسول اللہ۔ ایک ایک بار کہنا ہے۔

ہدایات برائے اطفال

۱۔ اجتماع کے موقعہ پر ہر طفل ٹوپی لے کر آئے۔ ہر طفل کے پاس رومال ہو۔ رومال وہاں سے دستیاب ہوگا۔

۲۔ نظم و ضبط کا خیال رکھیں۔

۳۔ صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ جو بھی چیز پڑی نظر آئے ، اُسے اٹھاکر مخصوص جگہ پر ڈال دیں۔

۴۔ منتظمین کے ساتھ تعاون کریں۔

۵۔ مقام اجتماع میں کاروائی کے دوران کوئی طفل باہر نہ پھرے ،

۶۔ عناوین تقریری مقابلہ : (i) میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا (ii) سیرت آنحضرت صلعم کا ایک پہلو (iii) والدین کی اطاعت (iv) خلیفہ وقت کے ساتھ محبت

روزنامہ حیدر راولپنڈی

کھاریاں کے نواحی قصبہ چک سکندر میں قادیانیوں کے ۱۰۰ گھر جلا دیئے گئے

مکینوں کو گھروں سے نکال دیا گیا، فریقین میں فائرنگ سے چار افراد ہلاک، پولیس کی موجودگی میں آتشزنی اور لوٹ مار

اسلام امن و آشتی اور سلامتی کا مذہب ہے جو بنی نوع انسان سے محبت کا درس دیتا ہے یہ ایک ایسا دین ہے جو اپنوں اور غیروں، گوروں اور کالوں، امیروں اور غریبوں سب میں مساوات برتنے اور سب کے حقوق کا یکساں خیال رکھنے کی ضمانت دیتا ہے جہاں غیر مسلموں کو دعوت اسلام کی اجازت دیتا ہے وہاں ساتھ ہی یہ واضح فرماتا ہے کہ یہ دعوت اسلام پرامن اور شیریں زبان سے ہونی چاہئے اور اگر مخالف پر آپ کی بات کا کوئی اثر نہ ہو اور وہ اپنی ضد پر قائم رہے تو اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا جائے لکم دینکم ولی دین، تمہارا دین تمہارے لئے اور میرا دین میرے لئے یہی قرآن مجید کی تعلیم ہے اور یہی اسوۂ حسنہ ہے اسلام تو اسی حد تک امن پسند اور سلامتی کا مذہب ہے کہ جنگوں میں بھی حقوق انسانی تو کجا درختوں تک کی حفاظت کرنے اور انہیں بلاوجہ کاٹنے اور نقصان پہنچانے کی اجازت نہیں دیتا پاکستان اسی اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا ہے

اور اس کے اغراض مقاصد کی خود بانی پاکستان حضرت قائداعظم محمد علی جناح نے وضاحت کر دی ہے آپ نے پاکستان کی دستور ساز اسمبلی سے اپنے پہلے خطاب میں یہ اعلان کیا تھا کہ پاکستان میں سب شہریوں کو بلا لحاظ مذہب عقیدہ اور رنگ و نسل مساواتی حقوق حاصل ہوں گے اور آپ مسجدوں میں جائیں یا مندروں میں امور مملکت کا اس سے کوئی سروکار نہیں ہوگا

قائداعظم اس ملک کو ایک مثالی فلاحی اسلامی مملکت بنانا چاہتے تھے مگر بدقسمتی سے آپ کا یہ خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہوسکا اور آج یہ حالت ہے کہ ہمارا یہ پیارا وطن لسانی گروہ بندی صوبائی اور فرقہ وارانہ اختلافات اور خون و فسادات کی بھینٹ چڑھ رہے ہیں جس سے محب وطن عوام کا دل خون ہو رہا ہے چند ملک دشمن عناصر عوام میں ان اختلافات کو ہوا دے کر اسی کی قسمت سے کھیل رہے ہیں اور عوام کی بھاری اکثریت جو اس ملک سے محبت اور حب الوطنی کے جذبات رکھتی ہے ان مٹھی بھر شر پسندوں کے سامنے خود کو بے بس پاتی ہے سندھ بالخصوص کراچی اور حیدرآباد کے واقعات ہر محب وطن پاکستانی کے لئے کچھ کم باعث تشویش نہ تھے کہ پنجاب اور سرحد میں بعض عناصر کی طرف سے فرقہ وارانہ فسادات کرانے کی مذموم کوشش کی جا رہی ہیں مساجد میں جو امن کی آماجگاہ ہیں فرقہ وارانہ اختلافات کو ہوا دے کر لوگوں کو ایک دوسرے کا گلا کاٹنے اور ان کے مال و اسباب لوٹنے کی تلقین کی جاتی ہے ڈیرہ اسماعیل خان پارہ چنار، مردان، ننکانہ صاحب اور جڑانوالہ کے واقعات اس کی چند مثالیں ہیں جن کا اگر بغور تجزیہ کیا جائے تو یہ صرف انہی چند عناصر کا کھیل دکھائی دیتے ہیں جو اس ملک کی بربادی کے درپے ہیں چند روز قبل کھاریاں کے نواحی قصبہ چک سکندر ۳۰ میں بھی ایک ایسا ہی واقعہ ہوا ہے جس کی صدائے بازگشت قومی اخبارات میں آچکی ہے مگر جو کچھ اخبارات میں آیا ہے ان حقائق کا عشر عشیر بھی نہیں جو چک سکندر میں دیکھنے میں آگئے ہیں ابتدائی نمائندوں کی ایک ٹیم نے جن میں یہ راقم بھی شامل تھا گزشتہ روز صورت حال کا از خود جائزہ لینے کے لئے چک سکندر کا دورہ کیا تو ہمیں وہاں آگ و خون کی ہولی اور لوٹ مار کے اثرات کے المناک مناظر دیکھنے اور سننے میں آئے چک سکندر نمبر ۳۰ کھاریاں شہر سے تقریباً چار میل کے فاصلہ پر واقع ہے یہاں تک پہنچنے کے لئے ہمیں پختہ سڑک سے آگے تقریباً ایک میل پیدل چلنا پڑا سوا جولائی کو اس قصبہ میں ہونے والے واقعات کے بارے میں ہمیں جو تفصیل معلوم ہوئی

اس کے مطابق یہاں تقریباً ساڑھے چار سو گھرانوں میں ڈیڑھ سو کے لگ بھگ قادیانیوں کے گھر ہیں جو برسوں سے پرامن طور پر رہ رہے تھے یہاں تک کہ ان کی مسجد بھی مشترک تھی جس میں قادیانی اور مسلمان اپنے اپنے عقیدہ اور مسلک کے مطابق نماز پڑھتے تھے کچھ عرصہ قبل اس مسجد کے موجودہ امام میاں محمد امیر کا جو پہلے قادیانی تھے علاقے کے علماء کے میل ملاپ شروع ہوا اور اس کے قادیانیوں کو مسجد سے بے دخل کرنے اور اس میں ان کا داخلہ بند کرانے کے لئے عدالت سے حکم امتناعی لے لیا اور یوں مسجد متنازعہ ہو گئی اور دونوں فریقوں میں جھگڑے کی بنیاد پڑ گئی ۳۵ سالہ میاں محمد امیر نے ہمیں بتایا کہ اس نے قادیانیت چھوڑنے کے بعد اپنی بیوی کو طلاق دے کر ایک مسلمان عورت سے شادی کی اور ایک سال پہلے انہوں نے داڑھی رکھی اور یوں اس مسجد کا پیش امام بن گیا ادھر جب مسجد کے جھگڑے پر فریقین میں تلخی بڑھنے لگی تو علاقے کے معززین نے ایک جرگہ بلا کر دونوں فریقوں میں صلح صفائی کرا دی جس کے نتیجہ میں میاں محمد امیر نے

"کوئی زمین پر مر نہیں سکتا جب تک آسمان پر نہ مارا جائے۔"

(حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

مسجد کے بارے میں حکم امتناعی واپس لینے اور قادیانیوں نے اپنا مقدمہ واپس لینے کا فیصلہ کیا

لیکن جرگہ کا یہ فیصلہ دیرپا ثابت نہ ہوا اور میاں امیر چونکہ دلی طور اس فیصلہ سے مطمئن نہ تھا اور وہ کچھ بیرونی عناصر کا آلہ کار بن چکا تھا اس لیئے وہ ۱۵ جولائی کو مقدمہ کی تاریخ پیشی پر مقدمہ واپس لینے کے لیئے عدالت میں حاضر ہی نہیں ہوا جبکہ قادیانیوں کی طرف سے ۱۳ جولائی کو اپنا مقدمہ واپس لینے کی درخواست عدالت میں دے دی گئی تھی

جرگہ کے فیصلہ سے انحراف کے بعد اسی دوران میاں امیر کا باہر کے علماء سے میل ملاپ شروع ہوا اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان ملاقاتوں میں گاؤں سے قادیانیوں کا صفایا کرنے کا پروگرام طے ہوا اور اس کے لئے اب صرف موقع کی تلاش تھی سولہ جولائی کو وہ موقع اس طرح پیدا کیا گیا کہ اس روز چک سکندر کی جماعت احمدیہ کے امیر ماسٹر منظور احمد کو گھر سے باہر کہیں مخالفین نے پکڑ کر مارا پیٹا تاہم وہ جان بچا کر گھر پہنچے اسی دوران دونوں طرف سے فائرنگ شروع ہوئی اور فریقین نے اپنے اپنے مکانوں میں مورچے سنبھال لئے فائرنگ سے ایک مسلمان محمد احمد ہلاک ہوا تو پھر حالات اور بھی خراب ہو گئے اور فریق مخالف نے قادیانیوں کے گھروں کی لوٹ مار اور انہیں بے دریغ جلانا شروع کر دیا اور یوں دیکھتے دیکھتے قادیانیوں کے ایک سو سے زیادہ مکانوں کو جلا کر راکھ کا ڈھیر کر دیا گیا انہیں بری طرح نقصان پہنچایا گیا سامان لوٹ لیا گیا گاؤں میں تصادم کی اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچ گئی تھی مگر وہ محض تماشا دیکھتی رہی بلکہ ہمیں بتایا گیا کہ تین قادیانیوں نذیر احمد ساقی محمد رفیق اور ایک دس سالہ بچی نبیلہ کو مخالفین نے پولیس کی موجودگی میں گولیوں کا نشانہ بنایا آتش زنی اور لوٹ مار کے دوران قادیانیوں کے مویشیوں تک کو بھی نہ چھوڑا گیا چنانچہ تقریباً ۹۰ مویشی اور بے زبان جانور بھی جذبہ انتقام کی بھینٹ چڑھ گئے اور انہیں گولیوں سے اڑا دیا گیا یہ سب کچھ ڈپٹی کمشنر ایس پی ڈی آئی جی جیسے اعلیٰ حکام اور پولیس کی بھاری جمعیت کی موجودگی میں ہونا یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس خونین ڈرامہ کو صوبائی حکومت کی مکمل پشت پناہی حاصل تھی اور یہ باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت کیا گیا اس کا ایک ثبوت یہ ہے کہ وقوعہ کے بعد ۲۲ قادیانیوں کو گرفتار کیا گیا جبکہ فریق ثانی کے کسی ایک شخص کو بھی گرفتار نہیں ہوا پھر جب قادیانی زخمیوں کو کھاریاں ہسپتال پہنچایا گیا تو وہاں انہیں طبی امداد تک دینے سے انکار کیا گیا مزید برآں گاؤں میں عملی موجود ہونے کے باوجود سو سے زیادہ گھروں کو آگ لگانے کے لئے یہاں مٹی کا تیل کا اس قدر ذخیرہ موجود ہونا بھی اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ یہ سارا کھیل پوری تیاری سے کھیلا گیا قبل ازیں اخباری نمائندوں کی جماعت جب چک سکندر جا رہی تھی تو راستے میں ہمیں بتایا گیا کہ گاؤں میں اس وقت پولیس اور انتظامی افسران کا سخت پہرا ہے اور تصادم کے دوران ہلاک ہونے والے واحد مسلمان محمد احمد کی رسم قل ادا کی جا رہی ہے رسم قل کے سلسلے میں گجرات کے تمام علماء جمع ہیں۔

چنانچہ ہم سخت گرمی اور دھول کا مقابلہ کرتے ہوئے گاؤں پہنچے اس وقت وہاں کھاریاں کے ریذیڈنٹ مجسٹریٹ سرگرم [illegible] ڈی ایس پی۔ ایس ایچ او اور پولیس کی بھاری جمعیت موجود تھی مجسٹریٹ اور پولیس افسران نے ہمیں گاؤں کے اندر جانے کی اجازت دے دی مگر ساتھ ہی ہوشیار رہنے کی ہدایت کی اور ان کا اندیشہ کسی حد تک درست ثابت ہوا چونکہ جیسے ہی ہم گاؤں اندر داخل ہوئے متعدد افراد نے ہمیں گھیرے میں لے کر سوالات کی بوچھاڑ کر دی ان لوگوں نے تحریک تحفظ ختم نبوت کے بیج لگائے ہوئے تھے ہم لوگوں نے بڑی مشکل سے انہیں یہ یقین دلایا کہ ہم اخبار نویس ہیں اور اصل حقائق معلوم کرنے کے لئے راولپنڈی سے یہاں آئے ہیں چنانچہ گاؤں کے ان محافظوں نے ہمیں گاؤں کے اندر جانے کی اجازت دے دی لیکن ساتھ یہ بھی ہدایت کی کہ اگر واقعات معلوم کرتے ہیں تو صرف میاں محمد امیر سے معلوم کیئے جا سکتے ہیں وہ اس وقت مسجد میں موجود ہیں کسی اور سے کوئی بات نہ کی جائے ان لوگوں نے ہمارے چاروں طرف گھیرا ڈال لیا اور ہمیں مسجد کی طرف لے گئے جہاں پہلے ہی متعدد لوگ جمع تھے۔۔

میاں امیر نے ہمیں بتایا کہ ایک سال قبل تک قادیانیوں اور مسلمانوں میں کوئی جھگڑا نہیں تھا اور سب گاؤں میں پر امن زندگی بسر کر رہے تھے یہاں تک کہ اس مسجد میں قادیانی اور مسلمان اپنے اپنے طریقہ کے مطابق نمازیں ادا کرتے تھے میاں محمد امیر نے بتایا کہ میں بھی ان قادیانیوں میں شامل ہو گیا اس دوران میں ڈنمارک چلا گیا اور واپسی پر قادیانیت چھوڑ کر میں نے اپنی قادیانی بیوی کو طلاق دے دی اور مسلمان خاتون سے نئی شادی کر لی اس کے ساتھ ہی میں نے عدالت اور انتظامیہ سے رجوع کر کے قادیانیوں کو مسجد میں نمازیں پڑھنے سے روکنے کی کوشش شروع کر دی یہاں تک کہ میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا بلکہ مسجد میں مسلمانوں کا پیش امام بن گیا اور اب گاؤں کے تمام مسلمان میرے حکم کے تابع ہیں

سولہ جولائی کے واقعات کے بارے میں ہمارے سوال پر میاں امیر نے کہا کہ میں اس بارے میں صحیح طور پر نہیں بتا سکتا کہ قادیانیوں کے تین آدمی مسلمانوں کے مشتعل ہجوم کے ہاتھوں ہلاک ہوئے ہیں یا قادیانیوں نے خود ہی انہیں قتل کیا ہے انہوں نے کہا کہ کچھ قادیانی [illegible] پولیس کی حفاظت میں کھاریاں چلے گئے تھے اب قادیانیوں کے کچھ گھر رہ گئے ہیں جنہوں نے اسلام قبول کر لیا ہے لیکن ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ انہوں نے خوف زدہ ہو کر اسلام قبول کیا ہے یا دل سے مسلمان ہوئے ہیں انہوں نے اس بات کی تصدیق کی کہ جس وقت گاؤں میں قادیانیوں کے گھروں کی لوٹ مار کی گئی اور انہیں جلایا گیا اس وقت پولیس افسران پولیس کی بھاری جمعیت کے ساتھ گاؤں میں موجود تھے۔

چک سکندر سے واپسی پر کھاریاں شہر میں ہماری ملاقات اس قصبہ میں قادیانیوں کے مربی "محمود" نام سے ہوئی جو وقوعہ کے روز چک سکندر ہی میں تھے ہم نے ان سے بھی واقعات کی تفصیل جاننا چاہی تو انہوں نے اس تمام فساد کی ذمہ داری محمد امیر پر عائد کرتے ہوئے کہا کہ محمد امیر نے مسلمان بننے کے بعد عدالت کے حکم امتناعی حاصل کر لیا تھا کہ احمدی مسجد میں نماز ادا نہ کریں اور اپنے لئے علیحدہ مسجد بنائیں دونوں طرف سے مسلمانوں کے خلاف مقدمات درج کرائے گئے ہیں جو کہ یہ فیصلہ ہوا تھا کہ فریقین اپنا اپنا مقدمہ واپس لے لیں ۳ جولائی کو قادیانیوں نے اپنا مقدمہ واپس لے لیں لیکن ۵ جولائی کو تاریخ پیشی پر محمد امیر مقدمہ واپس لینے کے لئے عدالت میں نہ آیا اس طرح انہوں نے جرگہ میں ہونے والے فیصلہ پر انحراف کیا اس دوران محمد امیر کی کچھ طلباء سے ملاقاتیں ہوئی اس طرح قادیانیوں کو ختم کرنے کی سازشیں کی گئیں ۱۶ جولائی کی صبح کو عابد منظور گھر سے باہر جا رہا تھا کہ چند لڑکوں نے اس زدوکوب کیا جس پر وہ بھاگ کر گھر گئے حملہ آور ان کا پیچھا کر رہے تھے چنانچہ حفظ ماتقدم کے تحت ان کے گھر سے فائرنگ کی گئی۔ جس کے نتیجے میں محمد امیر ہلاک ہو گیا اس وقت تک پولیس پہنچ چکی تھی کھاریاں کے ایس ایچ او راجہ ریاض نے ایک قادیانی نذیر احمد ساقی کو جو چھت پر چڑھے ہوئے تھے نیچے اترنے کا حکم دیا لیکن جیسے ہی وہ نیچے اترے انہیں گولیوں سے اڑا دیا گیا پولیس حکام نے حالات کی کشیدگی کے پیش نظر قادیانیوں کو یہ مشورہ دیا کہ بہتر ہے کہ وہ دوسری جگہ منتقل ہو جائیں چنانچہ پولیس کی یقین دہانی پر جب وہ گھر سے باہر نکلے تو میاں محمد امیر کی سرکردگی میں مخالفین نے فائرنگ کی جس سے دو احمدی مرد اور ایک نو عمر بچی ہلاک ہو گئے اور ۶۰ سے زائد افراد شدید زخمی ہو گئے یہاں تک کہ کھاریاں ہسپتال میں زخمیوں کو طبی امداد بھی بہم پہنچانے سے انکار کیا گیا انہوں نے کہا یہ ایک قادیانی رفیق احمد جب ہلاک ہو گیا تو رائفل کے بٹ مار کر اس کی نعش کی بے حرمتی کی گئی اس وقت صورت حال یہ ہے کہ قادیانیوں کو گاؤں میں داخل ہونا ناممکن ہو گیا ہے اور جو کوئی جاتا ہے اسے زدوکوب کر کے قتل کی دھمکی دی جاتی ہے انہوں نے بتایا کہ میاں امیر اس وقت دوہرا کھیل کھیل رہا ہے ایک طرف وہ گاؤں کا سربراہ اور دوسری طرف وہ گاؤں سے چلے جانے والے قادیانیوں کی بسنے کا خواب دیکھ رہا ہے انہوں نے کہا کہ گاؤں کے لوگوں کو جلد معلوم ہو جائے گا کہ محمد امیر کے اصل عزائم کیا ہیں پولیس کے ساتھ ساتھ صوبائی اسمبلی کا ایک رکن بھی اس واقعہ میں ملوث ہے۔

روزنامہ حیدر
۲۶ جولائی ۱۹۸۹ء
صفحہ نمبر ۴

قصبہ چک سکندر میں
جلے ہوئے احمدی گھر

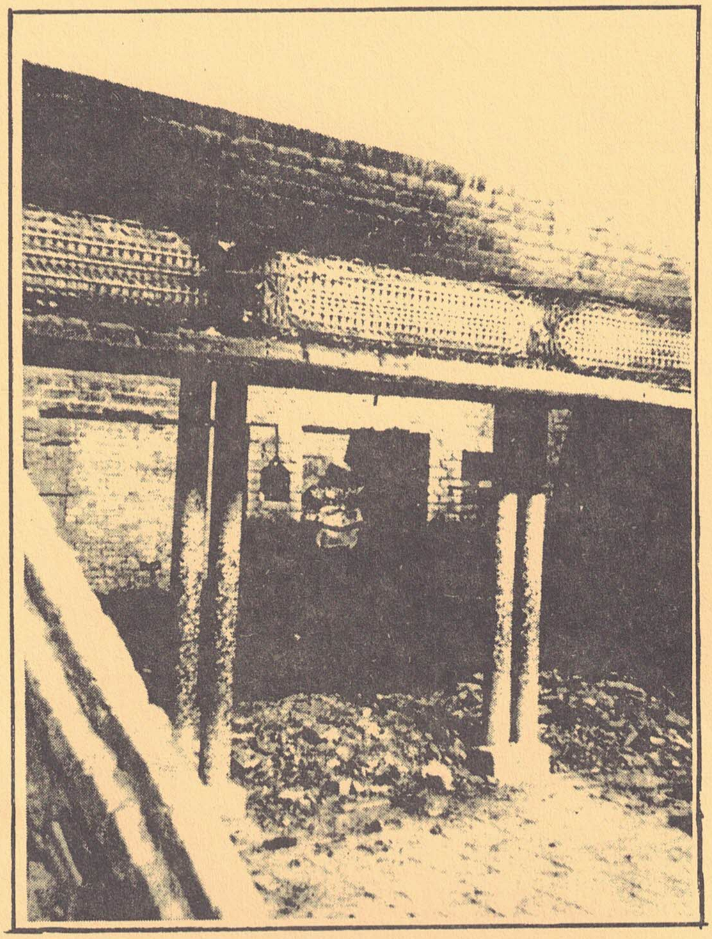

چک سکندر میں تین احمدیوں کی

شہادت

بہت سے بچے، خواتین اور مرد زخمی۔ ایک صد سے زائد گھروں کا سامان لوٹ لیا گیا۔

تمام احمدی گھر جلا دیئے گئے —— پولیس کی موجودگی میں قتل و غارت

جیسا کہ احباب کو علم ہے چک سکندر (ضلع گجرات) میں مخالفین کی جانب سے احباب جماعت کو گزشتہ تقریباً دو ماہ سے شدید تنگ کیا جا رہا ہے۔ احمدی احباب کے مکانوں پر حملے کئے گئے۔ دروازے وغیرہ توڑے اور جلائے گئے۔ ایک گھر کی چھت اکھیڑی گئی۔ شدید مخالفت اور ایذا رسانی کی یہ کیفیت لمبا عرصہ جاری رہی ہے جس کو احباب صبر سے برداشت کر رہے تھے اور تعجب کی بات ہے کہ باوجود پولیس کو اطلاع دینے کے پولیس نے کوئی کارروائی کرنی ضروری نہیں سمجھی۔ اور باوجود بار بار پولیس کو یہ بتانے کے کہ حالات بہت خراب ہو رہے ہیں۔ احمدیوں کا مالی نقصان بھی ہو چکا ہے اور ان کی جانیں بھی خطرے میں ہیں

پولیس نے ایک آدھ بار گاؤں میں چکر لگا کر واپس چلے جانے کے سوا کوئی اقدام نہیں کیا۔ آخر کار کل مورخہ ١٦/٧/٨٩ کو وہی ہوا جس کے بارے میں بار بار جماعت کی جانب سے پولیس کو اطلاع دی جاتی رہی تھی۔

کل صبح صدر جماعت احمدیہ چک سکندر مکرم ماسٹر مظفر احمد صاحب اپنے ڈیرے سے چک کی طرف آ رہے تھے کہ مخالفین نے ان کو گھیر کر ان پر حملہ کر دیا جس حد تک ان کے لئے ممکن تھا انہوں نے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کی اور بمشکل اپنی جان بچا کر ان کے نرغہ سے نکلے۔ اسی دوران مخالفین کی ۳، ۴ ٹولیوں نے گاؤں سے باہر جانے کے راستوں کی ناکہ بندی کر لی اور بعض ٹولیوں نے احمدی گھروں کو آگ لگانی شروع کر دی اور اپنے گھروں کی چھتوں سے احمدیوں پر فائرنگ شروع کر دی۔ اسی اثناء میں پولیس آ گئی اور پولیس نے احمدیوں کو دفاع کرنے سے روک دیا۔ اور ایک احمدی دوست نذیر احمد ساقی صاحب کو جو مکان کی چھت پر تھے نیچے بلایا ان کے نیچے آنے پر ایک مخالف نے ان پر فائر کر کے انہیں قتل کر دیا۔ مخالفین اس دوران احمدی گھروں کو آگ لگاتے رہے۔ آگ سے بچ کر باہر نکلنے والے دو احمدی مکرم محمد رفیق صاحب ولد مولوی خان محمد صاحب اور ایک بچی عزیزہ نبیلہ بنت مشتاق احمد صاحب جس کی عمر دس سال تھی، ان شقی القلب دشمنوں کی فائرنگ سے جاں بحق ہو گئے اور ان کے علاوہ بہت سی عورتیں اور بچے بھی زخمی ہوئے اور ایک معمر بزرگ ماسٹر عبدالرزاق صاحب ولد مولوی عبدالمالک صاحب شدید زخمی ہوئے۔ ان کے پھیپھڑے میں گولی لگی ہے اور انہیں پہلے گجرات ہسپتال اور پھر لاہور منتقل کر دیا گیا ہے جہاں ان کی حالت تشویشناک ہے۔ چند احمدی نوجوانوں نے اپنے دفاع میں جوابی فائرنگ کی۔ اخباری اطلاع کے مطابق احمدیوں کی فائرنگ کے نتیجہ میں حملہ آوروں میں سے ایک ہلاک اور دو زخمی ہوئے ہیں جبکہ ایک صد سے زائد احمدی گھروں کا سامان لوٹ لیا گیا ہے اور تقریباً تمام احمدی گھر جلائے جا چکے ہیں۔ احمدیوں کے ۸۰ جانور ہلاک کر دیئے گئے۔ ابھی تک کئی احمدی بچے اور عورتیں لاپتہ ہیں۔ اور ان کے بارے میں یہ بھی علم نہیں کہ وہ گھروں میں جل گئے ہیں یا بچ کر نکل گئے ہیں۔ اس سلسلے میں قابل ذکر امر یہ ہے کہ اس ظالمانہ کارروائی کا بیشتر حصہ پولیس کے چک مذکور میں آ جانے کے بعد عمل میں آیا۔ پولیس کے ساتھ ایس۔ پی۔ ڈی سی اور ڈی آئی جی بھی کل ہنگامہ شروع ہونے کے بعد چک میں آ گئے تھے اور یہ ساری قتل و غارت، غنڈہ گردی اور لوٹ مار ان تمام افسران کی موجودگی اور نگرانی میں کی گئی ہے۔ پولیس نے کل آتے ہی احمدی احباب کو غیر مسلح کر دیا تا کہ وہ اپنا دفاع بھی نہ کر سکیں۔ تیرہ احمدی مردوں کو حراست میں لے کر کھاریاں تھانہ لے آیا گیا ہے جہاں سے انہیں کسی نامعلوم مقام کی طرف بھجوا دیا گیا ہے۔

پولیس ابھی تک چک میں موجود ہے اور اس طرح قتل و غارت، لوٹ مار، غنڈہ گردی اور آگیں لگانے کا یہ سلسلہ پولیس کی نگرانی میں ابھی تک جاری ہے احباب اس نازک موقعہ پر اپنے چک سکندر کے مظلوم احمدی بھائی بہنوں کے لئے اللہ کے حضور دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ان بے کس۔ بے بس بندوں کی مدد کے لئے خود آئے اور اپنی قدرت سے خود ان کا انتقام لے کہ ہمارا مددگار صرف اسی کی ذات ہے اور ہم صرف اسی سے مدد اور نصرت کے طالب ہیں۔

یہ زخم تمہارے سینوں کے بن جائینگے رشکِ چمن اُس دن ۔ ہے قادرِ مطلق یار مرا تم میرے یار کو آنے دو

Herausgeber: Ismail Noori · Verlag: DER ISLAM · Nuur Moschee · Babenhäuser Landstraße 25
D-6000 Frankfurt/M. · Tel. 0 69/68 14 85 · Telex 41 61 87 islam d · Telegr.-Adr.: »ISLAM« Frankfurt/M.